

شاہجہاں خیر کہ خاطر منجوت آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

مجموعہ نوراقتان روشکر جہان

HECKPH 1988

ہر مجموعہ اسپچ ہائے بادشاہ عالم پناہ عرش پایگاہ آصف جاہ دکن دام اللہ سلطنت کا جو تقرب
 بشن ہائے تینتہشتون سالگرہ مبارک ۱۳۱۶ ہجری زبان الہام بیان سے دُر اقتان ہوئے
 نگو معاذریں وہ مجلس عام رعایاے ممالک محروسہ نے جس نے کہ جشن ہائے مبارک کی ابتدا
 غ حامہ میں شروع کی مجموعہ ہذا طبع کروایا اور باتفاق یہ دعا مانگی کہ اے بار باری تعالیٰ۔
 مارے بادشاہ عالم پناہ کی عمر و اقبال میں روز افزون ترقی دے۔ اور ہمارے آئندہ کی نسلیں بھی اپنے
 دشاہ سے ایسے ہی وفادار رہیں۔ اور سرکار قیصر ہند سے ہمارے بادشاہ آصف جاہ کو۔ اور ہمارے
 دشاہ سے۔ سرکار قیصر ہند کو۔ ایسی بروقت ہمدردی اور امداد ملتی رہے۔ جیسا کہ انتظام عدالت
 بن ایک سایہ دار درخت کو اس کے جڑ سے۔ پیر و ڈالیون اور پتون کو۔ اور پتون اور ڈالیون
 در پڑے جڑ کو۔ ہمدردی و امداد بروقت ملتی ہے۔ املین ٹھکانہ۔

ارٹھا و آصف

سکر و لون لکھنؤ میں باہم جانشان و پیر دوستی ہر سازندہ ماز پر آشکار

تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو۔ سبھیں جناب قیصر ہند اپنا جانشان

۵۵۹	واحد منبسط
ع ۲	فن منبسط
	کتاب منبسط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضور پر نور

* بندگانِ عالی متعالی مظلہ العالی

ز قہر و شوکتِ سلطانِ گشتِ چرخِ گم
از التفاتِ بھمان سرے دہقانے
کلاہ گوشہ دہقانِ آفتابِ رسید
کہ سایہ بر سرش افگند چون تو سلطانے

یہ پہلا اڈریس ماوہ

جو کل رعایاے ممالکِ محضہ کی طرف سب سے شرمِ بیعِ الثانی ۱۶۳۱ھ ہجری کو سنیتیسویں
سالگرہ مبارک کے جلوسِ باغِ عامینِ حسبِ آرزوے عامِ رعایا صینِ شہیدِ مسعود پیش ہوا

اور یہ وہ جوابِ یس نور افشانِ روشن گبرِ ہان ہے

جو اونکے ہر دلِ عزیزِ پادشاہِ عالمِ پناہِ عرشِ پایگاہ * نے اپنے اسپہج

دِ افشانِ مین اپنے پیاری رعایا کے روحِ جان کو مسیحائی کا اثرِ نجشہ ہے

پہلا اڈریس منجانب عام رعایا ممالک محروسہ سرکاری مالی
جلسہ سالگرہ مبارک واقع باغ عامہ شب بے بیع الثانی ۱۳۸۵ھ

* حضور پر نور خداوند سلطنت و مظلہ العالی

علی حضرت قدر قدرت خداوند نعمت رستم دوران اسطوی زمان
منظف الدولہ مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الممالک آصف جاہ
نواب سر میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی سی سیس۔ آئی
پادشاہ عالم پناہ عرش پاچاہ ممالک محروسہ حیدر آباد دکن
بندگانی عالی متعالی۔ *

اے ہمارے پادشاہ عالم پناہ۔ ہم حضور لامع النور کے نمک پروردہ
وفادار فرمانبردار رعایا یکمال ادب بارگاہ ابدی ایدارمین اس عجب نرا گین

اور اسی کی وساطت سے پیرو مرشد حضور پر نور خلد اللہ سلطنتہ و مظلہ العالی

تینتیسویں سالگرہ مبارک کے موقع پر قد مبوسی کی جرأت کرتے ہیں۔

ہم لکھا نکلجو ارون میں سے ہر کہ و مہ کے دل میں جو جوش عقیدت و

اخلاص حضور انور کی عہد معدلت کی وجہ سے موجزن ہے اسکا نہایت

عاجزی کے ساتھ اس تقریب میں ہم اظہار کرتے ہیں۔ ہم مختلف

فرقے جو حضرت اقدس والے کے زیر نگین ہیں ہمکو حضور پر نور کی

سرپرستی کا افتخار حاصل ہے جسکے ہم نہایت شکر گزار ہیں۔

اے ہمارے رحمت پرور پادشاہ چونکہ یہ پہلا ہی موقع ہے کہ

حضور انور کی نہر بار عایا نے ایک اور اسی ملازمانِ بارگاہ پیرو مرشد کی

خدمت میں پیش کرنیکی جرأت کی ہے۔ نظر بران بجا نہ ہوگا اگر اس مقام پر

مختصر ان سبب پر نظر ڈالیں گے جو اس محبت اور جان نثاروں کے

محرك اور باعث ہوے اور اس تقرب سے محمود پر انہما مسرت خوشی کی
شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

تیس سال کا زمانہ منقضى ہوتا ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ اپنے خاندان
شاہی کے تخت پر رونق افروز ہوئے ہیں۔ اور پندرہ سال کا زمانہ گزیر چکا
ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ حکمرانی فرما رہے ہیں اور ذات اقدس سے
اس زمانہ حکمرانی میں علی التسلل ایک سال سے دوسرے سال میں
عام طور پر واقعی امن و خلاق میں زیادتی اور ہماری حفاظت جان و مال و
حقوق میں ترقی ہوتی رہی اور رعایا کو حضرت اقدس و اعلیٰ کے اقبال و
طفیل سے وہ شاہی فیض و برکتیں نصیب ہوئیں جسکے باعث ہم اپنے پچھلے
طبقات رعایا سے بدرجہ باسبقت رکھتے ہیں۔

اچان نظام انصاف و عدل عیب و نقص سے مبرا ہے۔ اور ہر سمت سے

ترقی روز افزون کی کوشش جاری و ساری ہے۔ ہم رعایا کے لئے تعلیم میں بے انتہا ترقی ہوئی ہے۔

حضور لامع النور کے مدارس کے تعلیم یافتہ طلباء نے دنیا کے بڑے سے بڑے درس گاہوں کے امتحانات میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ مذہبی امور کی ہم رعایا کو آزادی حاصل ہے۔ مذہب اسلام کے ارکان کی پابندی اور دوسرے مذاہب کیساتھ بھی جو رعایات ملحوظ رکھی جاتی ہیں انکی نظیر سوائے حضور اقدس و اعلیٰ کی ممالک محروسہ کے اور کہیں نہیں پائی جاتی۔

حضرت اقدس و اعلیٰ۔ تمام ملک میں شفا خانجات اور دوا خانجات کے قائم کر نیسے ہمارے اُن دردوں اور غدباؤں اور بیوقت جانوں کے تلف ہونیکو جو امراض و عوارض بنی نوع انسان کو لاحق ہونیسے پیدا ہوتے ہیں بہت ہی کم کر دیا ہے علوم و فنون کی دولت سے اپنی پیاری رعایا کے دماغ مالا مال کر دئے گئے ہیں

اور یہ لا قیمت ارادے روز افزون ترقی پر ہیں۔

خلایق عامہ کی حفظانِ صحت کے متعلق جو تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں وہ ہمارے لئے مفید اور مسلسل ترقی پر ہیں اور وہ خوفناک امراض و بائی جو قیرہ کے قیرہ برباد کیا کرتے تھے اب صرف اُنکا نام ہی نام باقی ہے۔ ہمارے وہ مصیبتیں ایک دم معدوم ہو گئیں جو موسمِ گرامین آب خوردنی کو ترستے تھے ہکواب وہ آبِ مصفائون کے ذریعہ سے ہمارے مکانات میں بلا حمت میسر آتا ہے جو آبِ حیات کا حکم رکھتا ہے۔

حضرتِ قدس و اعلیٰ کے ہمایون عہد میں یہ کام کیریل کا جاری ہونا اور ترقی پایا ہمارے ملک کیلئے تمام مصائب و تحالیف کو معدوم کر کے مفید نتائجِ ریل مرتب ہونا ایک بدیہی اور ثابت شدہ امر ہے۔

اے ہمارے پادشاہِ ظل اللہ اخیر پر ہم رعایا اس مراہم کو اس موقع مبارک پر

بغیر عرض کئے رہ نہیں سکتے۔ جس نے ہمارے پرچوش محبت کو وہ چند کر دیا

جس نے ہماری حفاظت جان و مال و عزت کا اطمینان کامل بخشا۔ جس نے

ہماری سرسبزری ملک اور ہر قسم کی بھبودی کیلئے پیشین گوئی کی ہے۔ وہ امر

اہم اطمینان بخش یہ ہے کہ ہمارے پادشاہ جہان نپاہ اپنی پیاری رعایا و سلطنت

ابدیت کے متعلق امور حکمرانی بقلم خاص جلدی و بذات مبارک تصفیہ فرماتے

ہیں اور یہ امر ہمارے روزانہ چشم دید ہیں کہ حضرت اقدس و اعلیٰ اسقدر متوجہ ہیں کہ

تمام تمام شب بیدار اور متعدد ذرا ہیں قلم مبارک کے ہمیشہ شرف و رودیلتے ہیں

جو ہزار باقران اقدس و اعلیٰ محکیات سرکاری میں موجود ہیں۔

اے ہمارے پادشاہ آپ کے عہد ہمایون کی اُن نعمتون اور اُن برکتون کا

تفصیل سے ذکر یا ادائے شکر بجا لانا ہماری امکان سے باہر ہے اس

بنائے پرہم رعایا نے صرف وہی ہماری آسائش و آرام کے متعلق کسی قدر

حالات عرض کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

ہم تمام تمدنی و معاشرتی برکتوں کے لئے اپنے کریم النفس پیدا منغر حکمران
پادشاہ عالم نپاہ کے واسطے خدا سے دعا مانگتے ہیں۔

جنکے عہد ہمایوں میں ملک ان برکتوں مذکور الصدر کا مرکز بنا ہوا ہے۔

اے پادشاہ گیتی نپاہ ہم نہایت مسرت و انبساط اور نہایت عبودیت جان شدی

و وفاداری و نہایت ملی خوش محبت کے ارادے کیساتھ اس مبارک موقع

سالگرہ مقدسہ پر حضور لامع النور کی باگاہ عرش پاگاہ میں بامید پذیرائی و سنت

مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اس تحنیت کے پیش کرتے وقت درگاہ

رب العالمین سے دست بدعا اور ملتی ہیں کہ اے ایزد تعالیٰ ہمارے

بندگان تعالیٰ تعالیٰ حضور پر نورؐ مدظلہ العالی کو عمر خضر عطا فرما تاکہ ملک و

رعایا سے وفادار نکلیں اور حضور لامع النورؐ کے سایہ عاطفت میں امن

و آسایش سے دست بردار ہیں۔ آمین ثم آمین

این دعا از ما و از جملہ جهان آمین باد

زیادہ حد ادب

مسدس

مکان تاشمع اوصاف فیرون سے منور ہو

بیان جمشید کا جبیک شکوہ شوکت و فخر ہو

جہان تاسم اعظم کا سلیمان کے مندر ہو

چراغ بزم جان تا ذکر اقبال سکندر ہو

شہنشاہ دکن فرمانروا سے ہفت کشور ہو

اطاعت کا بھی حلقہ زیب گوش چرخ چنبر ہو

کواکب آسمان پرتاشہ خاور کا لشکر ہو

تصرف میں شہ خاور کے تا اقلیم خاور ہو

لقب تاشتری کا سعد اکبر ہر زبان پر ہو

سہار روز و شب تابندہ ماہر ایک ختم ہو

<p>سعادت یار ہو مروج کے اقبال یا ور ہو یہ محبوب علیخان بجا در چون سکندر ہو</p>	
<p>نگہ کو چشمِ خوبان میں ہوتا گردشِ آسانی ہو امواج ہو اکو تار وانی وقتِ طفیانی</p>	<p>فلک پر برق کے توسن کو تا ہو گرمِ جولانی ہر اک ہولہ تہا مدیا کے چالا کی میں لاثانی</p>
	<p>نہ چارون میں کوئی رہوار سے حضرت کے ہمسر ہو سوار او سپر ہو یون تم نیسے بوسے گل ہو اپر ہو</p>
<p>ہر ایک انگور سے مے کھینچنا منظور ہے جب تک ہر اک مخموصہا کے نشہ میں چور ہے جب تک</p>	<p>بہ از عقدِ ثریا خوشہ انگور ہے جب تک مئے انگور سے مرستِ بخور ہے جب تک</p>
	<p>لبالب آج چون چشمِ ستان مے سے ساغر ہو لپ ساغرِ خط بدخواہ کا ہر گز نہ لب تر ہو</p>
<p>فلک پر جب تک قذیل ہو جہتاب کی روشن</p>	<p>زمین جب تک زرویم و جواہر سے معدن</p>

تر و تازہ رہے آب و ہوا سے جب تک گلشن	تشنق میں ہو جب تک گل کر لیل چھچھانگن
--------------------------------------	--------------------------------------

درختِ آرزو سرکار کا سرسبز و شمر ہو

تمارے باغِ دولت کو نہ یارب خوفِ صرصر ہو

صفا جب تک گہر میں اور گہر ہی جب تک کانہیں	جلا ہے لعل میں اور لعل ہی جب تک بڑھنا نہیں
---	--

ہے تاوِ دریا میں مرجان اور گینی ہی مرجان نہیں	چمک یا قوت میں جب تک ہی او یا قوت نہیں
---	--

جو اہر خانہ میں یا قوت و مرجان لعل گوہر ہو

جو ہو بخواہ وہ کمبخت یارب خوار و ابتر ہو

عدن میں جب تک ہوا بزمِ نسیان سے گہر پیدا	گہر سے تاصدف اور تاصدف ہی پر ہی دریا
--	--------------------------------------

نکالے جب تک خواصِ دریا سے دُرِ یکتا	دُرِ یکتا سے تاجِ خسروی ہو جب تک زیبا
-------------------------------------	---------------------------------------

مکلف آپکے سر پر دُرِ غلطان کا افسر ہو

دُرِ غلطان کے افسر سے زیادہ رونقِ سر ہو

<p>کہ ہوسے تاک میں تاک اور ہو تو تاک میں خوشا قدح سے پیہن اور مے سے ہو تو شغم فرسا</p>	<p>رہے تاک میں مستونکے تاک اور پیہن تاک مے اوس انگور کے خوشے سے تاک کچھ پیہن قدح پیا</p>
<p>شبِ مہتاب ماہِ چارہ فقسری کا سا غرہ ہو تھارا دور دور اور سا غرہ صہبہ دور ہو</p>	
<p>گلِ شاداب پتاز مزمزہ پر دراز ہو بلبل نوا سخی سے تابلیل کے ہون مخموظ جزو گل</p>	<p>بحرین میں تابو نخل اور نخل ستوا ہو شگفتہ گل ترنم ساز تابلیل ہو شل بلبل اہل</p>
<p>برنگِ گل تمھارا پنچہ زرد پاشس پیر زر ہو۔ ترانہ مطربوں کا گوش زو بلبل سے خوشتر ہو</p>	
<p>غزالوں کے شکم میں نافہ جب تک مشک افشا ہے نشاہ منغر سے انساں کو جب تک فرحتِ جان ہے</p>	<p>ختن کا دشت جب تک کہ حق غزالان ہے شیرِ مشک سے جب تک معطر مغز انسان ہے</p>
<p>مشائے خلقِ مشکِ خلقِ عالی سے معطر ہو</p>	

	غلط ہے یہ معطر خلق ساکب مشک اذ فر ہو	
اور اسکے عدل کے ہو یا وسیل شاد عالم میں اور اونکے داد سے عادل رہے آباد عالم میں		رہے نوشیروان کا عدل حتیٰ یک یاد عالم میں ہر اک عادل بھی مظلوموں کی دے تا داد عالم میں
	خوشی سے داد خواہوں تکی ہمیشہ داد گستر ہو اور انکے داد سے آباد تم اے بندہ پرور ہو	
رہتے تانہ ذکرہ عالم میں افلاطون کے حکمت کا کرین تا وصف اطبا بوعلی سینا کی جودت کا		رہتے تانام دنیا میں ارسطو کے ذکاوت کا رہے مشہور نسخہ حتیٰ یک لقمان کے فطرت کا
	سبق ہر ایک لے تے جو زندہ بار دیگر ہو تمہارا وصف عقل آویزہ گشتیں پہنور ہو	
ہے تانام اقلیدس جانہیں علم ہیئت سے رہے سلمان کا جب تک تذکرہ شعر فصاحت سے		رہے مشہور عالم نام بھان تا بلاغت سے رہے رستم کا جب تک وصف دنیا میں شجاعت سے

<p>لقب اصف کا تاریخ و کتب میں بھی محسوس رہو خوشی حاصل رہے دن رات اندیشہ نہ دل پر رہو</p>	
<p>رہتے تماشو کو مشغلہ خط و کتابت سے ہو مضافتوں سے شرع فحش و اہلالت سے</p>	<p>رہتے ماحافظوں کو شغل قرآن کے تلاوت سے رہتے تماشو کو شوق دریا و لطافت سے</p>
<p>خدا کا فضل ہو سر پر سدا طلیم ہو۔ ہر اک دن عید ہو شب قدر کی بھی شب سے خوشتر ہو</p>	
<p>کچھیں خط اس مرتب فرور جب تک بعد صوت نقطہ اسکے رہیں تا انجم کروں سی ہم طلعت</p>	<p>کرتے مافر موجودات مشق خانہ قدرت ہوا و سکے دائروں میں دیدہ خوبان کے تماشیا</p>
<p>سیر لوح حبیبین نقشِ جہان بانی محسوس رہو ویتھے سے مرتب زندگی کا یقین و فسترد ہو</p>	
<p>تراشے چوب طوبی تازہ جنت کو گلستان سے</p>	<p>بنے باد صبا نجاتا فرمانِ رضوان سے</p>

بناوے تیر تیشہ ناخنِ موسیٰ عمران سے	پروں سے حور کے ارہ بنے یا بالِ غلمان سے
-------------------------------------	---

تھارے نام کے خطبہ کو اس رتبہ کا ممبر ہو	کہ تم آصف ہو ابنِ حیدر و سبطِ پیمبر ہو
---	--

جہان میں جنتک سر سبز ہوئے تخیلِ طوبی کا	یہ بیضا سے ماہو معجزہ مشہور ہوئے کا
ہو جب تک قرم باذنِ اللہ سے روشن نامِ عیسیٰ کا	ہو قربانیِ غم کی تا طریقہ عیدِ اسفحہ کا

الہی دولتِ دنیا و دین تم کو میسر ہو	دعا شد علما کرے آمین الہی آسمان پر ہو
-------------------------------------	---------------------------------------

ایچچ مبارک ہمارے پادشاہِ عالم نیاہ اعلیٰ حضرت قد قدرت
 بندگانِ عالی متعالی خلد اللہ ملکہ و مظلہ العالی تبایح بریج الثانی ۱۳۶ھ

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو

تمہارے صدقِ عقیدت کا کچھ ایسا مقناطیسی اثر ہے کہ آج میں یہاں
 آیا اور بہت مخطوط اور سرور ہوا کہ میرے ملک کے مختلف قوم اور ملت و
 بالاتفاق اس قدر گرمجوشی کے ساتھ میری سالگرہ کی خوشیاں منا رہے
 ہیں اور اس قدر محبت آمیز الفاظ میں مجھے مبارکبادی کے اڈیس
 دے رہے ہیں۔

ہر حکمران کے لئے دنیا میں دو قسم کی خوشی سے زیادہ تر اور بہتر خوشی
 حاصل نہیں ہو سکتی۔ ایک وہ خوشی ہے جو اسکے دل میں فطرتی طور
 سے پیدا ہوتی ہے جب وہ اپنی رعایا کی فلاح اور مجبوری کی سعی میں مصروف

رہتا ہے۔ دوسری وہ خوشی ہے جب وہ اپنی سعی کو مشکور پاتا ہے۔
 میں خداے عزوجل کا شکر کرتا ہوں کہ اندون مجھے ہر دو قسم کی
 خوشی حاصل ہے کہ جو کچھ میں اپنی عزیز رعایا کے واسطے کرتا ہوں
 اس سے وہ رضامند ہیں اور اپنی رضامندی اور اطاعت کا اظہار
 اس موقع پر نہایت صداقت اور محبت کے ساتھ کرتے ہیں۔
 میں تمھارے اس باہمی اتفاق اور جوش محبت کی بہت قدر
 کرتا ہوں۔ اور میں تمکو اور تمھارے ذریعہ سے میرے ملک کے
 تمام باشندوں کو، یقین دلاتا ہوں کہ تمھاری عام بھبودی کے
 کاموں میں ہمیشہ مجھے خاص طور سے دلچسپی ہے اور تمھاری
 آسائش اور آسودگی کو دیکھنے سے مجھے ہر وقت کمال درجہ کی
 خوشی حاصل ہوتی ہے۔ تمھارے باہمی اتحاد و اتفاق میں میری

کامل رضامندی و اطمینان ہے اور تمھاری اطاعتِ شکرگداری
سے مجھے اپنی سعی کا عمدہ معاوضہ ملتا ہے۔

پس جب تک کہ میری رگِ جان مثلِ قلم متحرک ہے اور میری
دواتِ تن میں سرخیِ خون باقی ہے میں تمھارے ہر قسم کی ترقی
اور بھبودی کے کاموں میں ہمہ تن مصروف رہوں گا۔

زمشکلات طریقتِ عثمان متاثر ہے	کہ مروراءِ نیندیشد از نشیب و فراز
-------------------------------	-----------------------------------

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ صحیح ہے

شرح دستخط

اکبر المکمل

دوسرا ترجمہ افریس فری سینان حیدر آباد
واقع باغ عامہ، شنبہ بیع الثانی ۱۶۱۳ھ

بغالی خدمت حضور رستم دوران ارسطوی زمان مظفر الدولہ
مظفر الممالک نظام الدولہ نظام الملک آصف جہا
نواب سر میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ جی سی یس آی
مظللہ العالی۔ نظام حیدر آباد۔

حضور عالی۔ ہم دستخط کنندگان ذیل فری سینان منجانب ہم
الاجہائے ممالک محروسہ سرکار عالی حضور پر نور کے سالگرہ مبارک
کے موقع پر بادب مبارکباد دیا جاتے ہیں۔

بحیثیت فری سینان سب سے پہلے ہمارے فرامیض سے یہ

ایک ہمارا فرض ہے کہ جس ملک میں ہم بود و باش رکھیں، اوس ملک کے قوانین و حکام کی اتباع کرنے کے ماسوائے جس بادشاہ وقت کی خطاط میں ہم رہیں اوس بادشاہ کے وفادار و وفائش رعایا ہو رہیں۔ اسلئے ہم پر فرض ہے کہ حضور پر نور کی درازی عمر اور اوس ملک کی سرسبزی کے لئے دعا مانگیں جسکے کرم النفس فرما کر وہ حضور پر نور رہیں۔

غالباً حضور پر نور کو روشن ہوگا کہ فری مین تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر مذہب و قوم کے لوگ اس میں شریک ہیں۔ اور بہت سے ممالک میں بادشاہ بنفس نفیس ہمارے زمرہ میں شریک ہیں۔ گو کہ حضور پر نور کے شرکت سے ہم کو غرت حاصل نہیں ہوئی و لاکھ ہمارے خیالات و فیلنگس فطرتی طور پر ہم کو

باد کر و اتے ہیں کہ حضور پر نور ہمارے حامی اعلیٰ درجہ میں ہیں۔

بہر حال ہمارا صرف یہ فرض ہی نہیں ہے بلکہ ہم کو

اس سے خوشی بھی ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم گورنمنٹ سرکار عالی کے

صرف خاٹت ہی میں نہیں رہتے ہیں بلکہ بہت سے مواقع میں۔

سرکار عالی سے ہم مورد عنایات و سرفرازی ہوئے ہیں جس کے

بابت حضور پر نور کے ہم نہایت مشکور ہیں اور ہم میں سے بہت سے

ایسے ہیں جو حضور پر نور کے نکلنے اور چشمہ رفیع سے سیراب ہیں۔

اس لئے ہم ہماری ادب و فاداری کے اقرار کی ذریعہ سے حضور پر نور

کے بارگاہ میں یقین دلا کے ملتجی ہیں کہ اس یوم مسعود کے بابت

ہماری ناچیز مبارکبادیوں کو شرف قبولیت دیجاوے اور ہمارے

اس اظہار کو باور فرماویں کہ حضور پر نور کے از دیا و عمر و اقبال کے لئے

اور ملک و رعایا جو حضرت کے فیض آگین زیر حکومت ہیں اونکی سبزی
و ترقی کے لئے درگاہ رب العلیل میں ہم ہمیشہ دست بدعا رہینگے۔

آپ کے برقرار بندہ دار خدام۔

لاج سینٹ جان نمبر ۳۳ ای۔ سی۔

لاج مے یو نمبر ۱۴۰۶ ای۔ سی۔

لاج دکن نمبر ۱۱۴۴ ای۔ سی۔

لاج مورلیا نڈ نمبر ۵۶۹ یس۔ سی۔

لاج اکرام نمبر ۷۵۶ یس۔ سی۔

لاج حیدر آباد نمبر ۷۸۷ یس۔ سی۔

المزوم ۲۴۔ اگست ۱۹۵۸ء میل

مطابق شنبت ششم ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ ہجری

بتقریب لکھو مبارک علیٰ حضرت حضور پر نور نبی گانعالی متعالی منظرالعالی



مناجات

جلسہ شکرہ

لاج ہامی فری میسنان واقع ممالک محروسہ سرکار عالم
بہ صدر نشینی ماسٹر لاج وکن نمبر ۴۴۴۴۔ اسی۔ سی

منعقدہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۸ء

بمقام لاج مورلینڈ اسبٹلی روس حیدر آباد وکن

مناجات

اے خالق قدیر و رفیع اے بادشاہوں کے بادشاہ اور سلطانوں کے
 حاکم ہم تیرے ناچیز بندے تیرا مقدس و پاک نام لیکہ تیری درگاہ میں
 نہایت محزون و کمسار کے ساتھ ملتجی ہیں کہ تو اس سال گرہ مبارک کے
 موقع پر ہمارے آقا و ولی نعمت میرے محبوب علی خان بہادر
 پادشاہ و کن پر اپنی رحمت کاملہ نازل فرما۔ اون کو اوس قدرت
 ثروت اور دانش سے مالا مال فرما جو تو نے ہمارے صدر اعظم
 حضرت سلیمان علیہ السلام کو عطا فرمائی تھی تاکہ اون کی حکومت رعایا
 اور ملک کے واسطے چنپڑ تو نے اون کو حکمران فرمایا ہے باعث
 برکت و فلاح ہو۔

اے خداوند عالم و عالمیان ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی

عمرین برکت اور سال بسال اقبال و دانش میں ترقی ہو۔

اے احکام احکامین تو اعلیٰ حضرت کے دودمان شاہی کو دائم

برقرار فرما اور ان کے خاندان پر اپنی غایت مبذول رکھ کہ وہ مابعد

تیری رحمت و برکت سے شادان و فرحان رہے کیونکہ بغیر تیری

امداد و اعانت کے ہم تیرے بندے بالکل ناخیر و ناکارہ ہیں۔

امین

ادریس

حکما و ڈاکٹر ان سنیافتہ شرکائے دکن ایسوسی ایشن

جواب ادریس

از حضور پر نورا علی حضرت بندگانغا لے دام ملکہ۔

قصیدہ مدحیہ دعائیہ

گذرانیدہ

تھان الدولہ اسٹاف مہجن

تیسرا اڈیس واقع ملک پیٹہ

۲۵ جمادی الاول ۱۶۳۷ھ

گزرائیہ

منجانب حکماء سند یافتہ یونانی و ڈاکٹری

خانہ زادان و نکلوانان

دَوْلَتِ عَلِيّهٔ اَصْفِيّه

دکن مدیکل اسوسی ایشن

شکائے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وے غنچہ باغ بادشاہی	اے سایہ رحمتِ الہی
نارستہ ز بوستانِ شاہی	ہرگز بشیائل تو سروے
ہم برجِ جلالِ را تو ماہی	ہم چرخِ جمالِ را تو مہری
بخت بدعاے صبح گاہی	ورخواستہ انخداے بچون
منشورِ اوامرو نواہی	یہ زمامِ تو محسوس کردہ گردون
تکلیف تو مسدود گواہی	بر سلطنتِ تو بے تکلف
آوازہ ز ماہ تاباہی	نامِ تو یقین کہ ہے برآرد

طلیحانی اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر شوکت و اراشمت خداوند نعمت

سلطان ابن سلطان آصف سادس رستم دوران افلاطون زمان

حضور پر نور والی دکن

جی — سی — یس — آئی۔

ہم جان نثار بصد ادب سرعبودیت کو آستانہ مبارک پر رکھکر

سجدہ شکر منعم یقی ادا کرتے ہیں کہ ہمارے شاہ زیب جانے

آج کے دن بمقتضائے فرط خداوندی و قدرتانی ہم کو اظہار

مسرت و ادائے تحنیت سالگرہ مبارک و سپاس گزاری کی

اجازت سے غرت بخشی فرمائی۔

اے ہمارے پیارے مالک اس حیدر آبا دین یہ پہلا موقع ہے

کہ ہماری خوش قسمتی اور بخت رسالے ہماری دلی تمنا کو آج کے

دِن پورا ظاہر کیا کہ ہمارے اہل فن نے بالاتفاق اپنے شاہ
 گیتی پناہ کی خدمت مبارک میں بصداب تھنیت سالگرہ مبارک
 کیساتھ اڈیس گزرائے کا افتخار حاصل کیا ہے۔ اگرچہ رعایا کی
 طرف سے متعدد سپاس گزاریاں جاری ہیں۔ مگر بالتخصیص ایسے
 موقع میں اپنی زبان سے اپنے مالک کو (اے ہمارے بادشاہ)
 کے لفظ سے مخاطب کرنا اور اس کے جواب میں اپنے کانوں سے
 (اے ہماری رعایا) سننے کا اشتیاق ہمارے دلوں میں
 ایک عرصہ سے ممکن تھا۔ باین وجہ کہ توجہ خاص خداوندی اس
 فرقے پر مدام مبذول رہی اور ہے۔

ولولہ سپاس گزاری جو ہمارے دلوں میں نہاں ہے اب حیاں
 ہوا جاتا ہے کیونکہ اس سرکار بقل نے ہمکو عہد طفلی اور یتیمی کے زمانہ ہی

بھستہ از مادر و پدر پرورش فرمایا۔ اور ہمو چھوٹے سے بڑا کیا اور
 تحصیل علم و فن کا شوق و ذوق دلا کر درسہ میں اپنے ذاتی مصارف
 سے تعلیم فرمائی مزید برآں بحکم اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ كَانَ بِالْأَصْبَانِ
 جہاں جہاں ہمو اپنے علم کے تھمکے کا خیال ہوا وہاں وہاں بھیج کر
 علم حاصل کرنے میں مصارف کثیر سے دریغ نہیں فرمایا اور ہمو اس
 پیشہ کا رکن بنایا کہ جسکی شرافت میں حدیث شریف نازل ہے۔
 الْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْآبِدَانِ وَعِلْمُ الْآدِيَانِ اے ہمارے
 سلطانِ دیشان آپ کی بدولت ہم عالم علم الابدان ہوئے۔
 اے پادشاہِ زیجاہ آپ کے تصدق میں ہم نے وہ فن اشرف
 حاصل کیا جسکے ماہر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نود و نہ نام میں
 خطابِ حکیم عطا فرمایا۔ جسکی وجہ سے اے شاہِ والا حشم

آپ کے طفیل ہم کو سعادتِ داین حاصل ہے۔ اگرچہ شافی الامراض
 وہی حکیم مطلق ہے مگر اُسے مسبب الاسباب نے ہم کو
 واجب الشفا کی شفا کا باعث اور ردِ قضاے معلق کا سبب گردانا ہے
 اسی شہنشاہ گیتی نپاہ آپ نے ہم کو اُس مریض و معذور
 و دمند گروہ کی خدمت گزار کا عہد سرفراز فرمایا جس کے لئے سرِ عالم
 صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے اَللّٰهُمَّ
 اَحْيِنَا فِيْ زُمْرَةِ الْمَسٰكِيْنِ وَاَحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ الْمُسٰكِيْنِ۔
 اور آپ نے ہم کو ان لوگوں کی بھی اطاعت کا موقع دیا جس کی صحت
 و زندگانی سے ہمارا خلقِ خدا کو دینی و دنیوی فیض و نفع حاصل ہے
 اللہ اکبر جسے ہم کو اشرف المخلوقات کیا اور اشرف الانبیاء کی
 اُمت میں پیدا کیا اور اُس فنِ اشرف کا ماہر بنایا جس کی شان میں

مَنْ يُؤْتِ الْحُكْمَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ارشاد فرمایا ہے اور

اُس اشرف السلاطین کے زیر سایہ عاطفت رکھا جسکو القاب

طلّ سجانی سے ملقب فرمایا جسکے عہد مبارک میں ہر کرد و مہ

فقیر و امیر اور بڑا و پیر ملکی غیر ملکی مسلمان نامسلمان امن و آسائش سی

رکھ اپنے خاقان عظیم و سلطان کریم کا جان نثار اور

اُسکی ثنا گوئی اور دعائے ترقی عمر و اقبال و سلامتی تاج و تخت میں

رطب اللسان و غذب البیان ہے۔ ہر ایک دل دادہ و جان نختہ

اور اپنی اپنی جگہ غنایات شانمانہ و الطاف خسروانہ سے اترایا ہوا

ہے۔ کیونکہ اس کریم کار ساز نے ہر کو اُسکی رعایا بنایا کہ جو حق

پرست و حق بین۔ عقیدتمند و شریعت پسند شجاعت کیش عالی حشم

عاقبت اندیش ثابت قدم مستقل مزاج حلیم الطبع و زیاد دل کریم القس

سخن گو سخن سنج نکتہ دان و نکتہ فہم منظم امور مملکت و اضع قوانین سلطنت
 رعایا پرور عدل گستر سخنی ابن سخنی قدردان و قدر شناس ہمارا پادشاہ
 عادل و سلطان رحم دل ہے ارباب حق بین ذرا چشم انصاف سے
 غور فرمائیں تو ظاہر ہوگا کہ نصف صدی پہلے کے زمانہ میں ہمارے
 ملک اور ملکوں کی کیا حالت تھی اور اب کیسی ہے۔ تنجیاً پچاس
 سال سے پہلے دکن میں عموماً یہ خیال تھا کہ ڈاکٹر اپنے مریض کو غیر
 ممکن الشفا جانکر اسکی جان لیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بیدردی اور برحمتی میں
 یکتا سمجھے جاتے تھے۔ اور اس زمانہ میں ڈاکٹر کو اپنا خیر خواہ ہمدرد
 جانی دوست اور اپنی جانوں کو تکلیفات امراض سے بچانے کی
 کوشش کرنا لاجائز سمجھا جاتا تھا۔ جسکے اپنے گہرائے کو عین آج صحت
 و شفا سمجھتے ہیں۔ اسوقت دوا اور ڈاکٹر عقلاً تھے یہ اگر کہیں نہ کہانی دیتی

تو چشم حیرت بین تماشا بنجاتے تھے۔

اس عہد میں جا بجا ان ادویات کے پرچے اور اونکی جا دواثری کے شہرے ہر زبان پر ہیں۔ متعدد دوا فروش کی دکانیں بلکہ میں کھلی ہوئی ہیں۔ جہاں تازے ادویات ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ بعض دکانیں تو تمام شب کھلی رہتی ہیں تاکہ درمندوں کو دوا بروقت ضرورت فی الفور ملجایا کرے۔ اس تھوڑے ہی زمانہ میں ان کمپٹ نے اپنی فروخت ادویات میں اس قدر ترقی کی کہ آج کے دن اسکی بدولت ملک التجار بن گئے۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ ہمارے ملک میں کس قدر ادویات کی ضرورت تھی۔

اواسے تہنیت جلوس منہیت مانوس خداوند ہی ہی میں سب سے

پہلے سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی نے فروخت ادویات
 ڈاکٹری کی عزت حاصل کی امی جہان پناہ آپ ہی کے
 عہد میں رعایا کو آسائش نصیب ہے۔ اس دورہ میں فن جراحی
 ویسی حجاموں کے ذمہ تھا۔ اور یہی لوگ جراح کہلاتے تھے۔
 اور اسی وجہ سے جراح بے وقت متصور تھا۔ فقط فصد لینا
 و نبل چیز ناپچھنے مارنا مرہم ٹپی کرنا فن جراحی سمجھا جاتا تھا۔
 اور اکثر شتر کا عمل بغیر ہوش کے نہایت بیداری سے ہوا کرتا تھا
 اس وقت جراحی فن ڈاکٹری میں بہت بڑی اور ذمی وقت شاخ
 سمجھی جاتی ہے۔ اور جراح کے لقب کو ڈاکٹر کے لقب سے
 زیادہ اقدار حاصل ہے۔ اندون جراحی کے بڑے بڑے
 کسب عمدہ عمدہ نو ایجاد آلات سے بے وقت اور سہولت

بیہوش کر کے کئے جاتے ہیں۔ اسی بادشاہ رحم دل آپ نے

نہ فقط اپنی رعایا پر احسان فرمایا بلکہ جملہ ہسان کو اپنا ممنون کر رکھا۔

حسب درخواست ڈاکٹر لاری صاحب آپ نے ہزار ہا روپیہ

کلوروفام کمیشن میں صرف فرمایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روئے زمین کے

اکثر بڑے بڑے ڈاکٹروں کا خیال اس طرف متوجہ ہو گیا۔

اکثر اُس زمانہ میں یہ دیکھا گیا کہ آنکھوں کے معذور و نیرباز مصروف

پڑتا ملک بملک جا کر اپنی آنکھیں درست کراتے تھے۔ اور غریب

ناقص البصر بشارت کے ندیے بینائی کی تمنا ہی تمنا میں اپنی آنکھیں

بند کر لیتے تھے یا ستر بھیدیوں کے ہاتھوں اپنے کو نابینا

دوامی بنا لیتے تھے۔

اسی ظلِ سبجانی آپ ہی کی حکومت کی روشنی میں اُن

ناقص البصر کی خدمت اسی ملک کے حکماء سے ہوا کرتی ہے۔
 جس سے وہ لوگ اپنے ہی ملک میں آسائش سے رہ کر پردہ
 ظلمت سے میاں نور میں آتے ہیں۔ اس زمانہ میں اضلاع و بلاد میں
 دوا اور طبیب بروقت نہ پہنچنے اور چھنے ہوئے پانی اور صفائی کا اہتمام
 نہ ہونے کے سبب خفیف امراض مہلک ہو جاتے تھے۔ اور
 امراض متعدی مثل میضہ وبائی وغیرہ سے ہزار نا جانین تلف
 ہو جاتی تھیں۔

بفضل خداوند کیرحم اس زمانہ میں شہر شہر قریہ بقریہ بلکہ محلہ محلہ
 شفا خانجات کھول دئے گئے اور چھنے ہوئے پانی کے نل گھر گھر
 لگا دئے گئے اور تمام شہر میں جا بجا صفائی کا اہتمام کیا گیا۔
 جس سے خلق اللہ کو امن و آسائش اور ان مہلک امراض سے

نجات حاصل ہے۔ جو جو مقامات کہ معدن ان امراض کے تھے
 جیسا کہ دار الشفا دار الوباء کہلاتا تھا اب دار الامن ہو گیا۔ چچک برآری سے
 اسوقت نہارون مہصوم سیتلا کے صدرمہ سے محفوظ ہیں۔ اسی دورہ
 مبارک میں اکثر اشخاص اپنے آپ ضروری اصول خطان صحت
 سے واقف ہو کر اپنی غذا پانی اور خانگی صفائی کے نفع و ضرر سے
 آگاہ ہو گئے۔ مرض طاعون جس سے ہند میں تھوڑے ہی سے
 زمانہ میں نہارون مکان بے چراغ ہو گئے آپ نے اپنی رعایا کی
 خطاط جان کی غرض سے الشہاد طاعون کے لئے نہار ماروپہ
 صرف فرمایا۔

افضل گنج کا دو خانہ اسی سرکار بابا پٹار کے عہد میں
 بہت کچھ ترقی پایا ہوا اور متعدد بیش قرار ماہوار دار لیدی ڈاکٹر اور

خدمتی نرس بغرض آسائشِ مریضان پردہ نشین اسی زمانہ میں مقرر
کئے گئے۔ اسی دورہ میں متعدد لیڈیز زمانہ معاہدہ کے لئے ڈاکٹر
بنادی گئیں۔ جنکے پاس اکثر پردہ نشین مریضہ نجوشی و بے تکلفی رجوع
ہو کر شفا پاتی ہیں۔

قابلِ قابلہ نہونے سے جھلا اور خونی دائیوں کے ہاتھوں ہزار ما فونہال
جائیں مثل گل ناشگفتہ جو ہدیہ خزان اجل ہوا کرتے تھے۔ اب ان لیڈی
ڈاکٹروں کے حسن انجامِ خدمت سے اکثر زچہ اور انکے بچوں کی
جائیں ان نا تجربہ کاروں کے ہاتھوں سے بچ جاتی ہیں۔

اے سلطانِ عالم نپاہ آپ ہی کے عہد مبارک میں یہاں
لیڈی ڈاکٹروں کو بھی اپنی خدمت گزاریکہ نامزد و افتخار حاصل ہے۔ بازاروں
میں سستی ادویات۔ افیون۔ سنکھیا۔ کچلہ وغیرہ بیابکانہ فروخت

ہونے سے ہزاروں جانیں مسموم اور خودکشی سے تلف ہو جاتی تھیں
 اب بجنجر حکیم کے دستخط کے فروخت این مہلک اشیا کی غیر ممکن
 اطباء یونانی کی یہ حالت تھی کہ سرکاری مدد نہ ملنے سے ذاتی
 مصارف کے غیر متحمل ہو کر ادویات حسب دسخواہ اپنے مریضوں کو
 دے سکنے سے بوجہ عدم حصول تجربات اپنے بیش قیمت علم کو
 تنگ آکودہ وبے صیقل کر لیا تھا۔ اور اپنے پاس ادویہ بروقت موجود
 نہ ہونے سے اپنے بیمار کی چارہ گریمین ہر ایک ناچار رہا کرتا تھا۔
 جسکی وجہ سے فن یونانی سالہا سال سے مروہ ہو چلا تھا۔

اسے شہنشاہ رعایا پر واپس لے آ سکے تھیں سچائی
 فرمائی۔ مدرسہ طب یونانی جاری کیا۔ اور یونانی دواخانے بصرف
 کثیر شہر میں جا بجا کھولے گئے۔ قدیم لایق حکماء یونانی تعلیم طلبا

اور علاج مرضا کے لئے مقرر کئے گئے۔ ادویات یونانی بروقت
 ان مطبوعین موجود اور تیار ملا کرتے ہیں۔ پہلے غیر سند یافتہ
 طبیب۔ بذا مکنندہ نکلونامے چند کہین دوا سازی کر کے یا ایک
 دو کتابیں پڑھ کر اپنی شکم پروری کے لئے ہزاروں کی جانبیں
 لیا کرتے تھے۔ اس نشایستہ انتظام سے خود پسند و غیر معقول
 خانگی اور عطائی علاجات سے ہر ایک کا دل باطل سے حق کی طرف
 پھیر گیا۔ اور اسکی جان بچانے کا باعث ہوا۔

اسی سلطان رعایا پرور اپنی توجہ خاص نے جتھہ رصیغہ طبابت
 کو روتق اور ترقی دی اسیقتہ مرضیان مبتلا کی کثرت تعداد
 شفیایابی سے عوام الناس کے مزید اعتقاد اور انکے نفع کا باعث
 اور حکما کی نیک نامی کا سبب ہو گیا۔

اے سلطان ذیشان آپ کے عہد سلطنت ابد مدت میں
وہ کونسا سامان آسائش ہے جو رعایا کو نصیب نہوا جسکی شرح حیطہ
تقریر و گنجائش تحریر سے خارج ہے۔ نہ فقط صیغہ طبابت بلکہ ہر
ایک صیغہ سابق سے اس حال نہرا گو نہ ترقی یافتہ ہے۔

اے آقائے نامدار یہ احسان آپ کا آپکی رعایا کے دل سے
بھولا ہے نہ بھولا جائیگا۔ عیان راچہ بیان۔ ظہور جوش شادمانی
جو عین مسرت دلی ہے ہر فرد بشر کے چہرہ سے ہر آن و نہر آن
ہویدا ہے۔ اب ہم ادا اے تحنیت سالگرہ مبارک اور سپاس
گزاریکو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔

اللہ ہی جب تک اس دنیا میں نام حکیم اور شفا باقی ہے اور اس جہان میں
جب تک تاثیر و اباقی ہے۔

الہی جبکہ کہ نبضِ عالم متحرک ہے۔ اور نفسِ لیلِ ذہار جاری ہے۔
اس تاج و تختِ دکن کو قائم رکھ۔

اور ہمارے فرمانِ روا اطلِ سبجانی کو بھتِ عمر عیسیٰ عطا کر۔ اور
نونا لانِ بلخِ آصفی کو آنکے زیر سایہِ مشترکِ سرسبز اور بارور رکھ۔

آمین ثم آمین

ہم ہی حق سے دعا چاہتے ہیں سب سے آمین سنا چاہتے ہیں

کذرا نید

خانہ زادانِ حکمائے ڈاکٹری و یونانی شرکائے

کن مڈیکل اسوسی ایشن۔

نقل

جواب اڈریس

ظَلَّ يَسْحَانِي خَلْدَ اللَّهِ مُلْكُهُ وَأَدَامَ اللَّهُ سُلْطَانَهُ

از خداوند لغت اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکن رشوکت والاحشمت

۲۵ جمادی الاول ۱۲۱۶ھ روز چہارشنبہ

ارکان سٹی ایسوسی ایشن

حکماء حیدرآباد

ارکان صفائی بلده

تکویہان بلا کر تحارے اڈریس لینے سے مجھے بڑی خوشی حاصل

ہوئی۔ میں تم ہر گروہ رعایا کے اڈریس ایک وقت اور ایک حکم

لینا کے لئے مناسب سمجھا کہ تحارے حقوق و فرائض اگرچہ بادی النظر

میں مختلف ہیں مگر تھی المقصد ہیں۔ تم سمجھو نہ ایک ہی مقصد ہے۔

یعنی صفائی۔ سٹی ایسوسی ایشن اخلاق کی صفائی و شائستگی کی طرف متوجہ ہے۔ حکماء حیدر آباد انسان کے جسم کو امراض کی کدورت سے مصفا کرنے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔ اور صفائی بلکہ کے ارکان شہر کی گلی کو چون کو صاف و پاک رکھنے اور شہر والوں کو نفیس پانی پھچچانی کی فکر کرتے ہیں۔ پس تم تینوں کے مقاصد کے حصول سے میری عزت و رعایا کی سجدہ دی اور آسائش متصور ہے۔ لہذا میں تمہاری کوششوں کی بہت قدر کرتا ہوں۔ اور مجھے اسکے سننے سے بہت اطمینان ہوا کہ تم اپنی کوششوں میں ایک حد تک کامیاب ہو۔ اور کامل کامیاب ہونے کی دلی خواہش رکھتے ہو۔ میں نے

تھارے ہاتھوں میں اپنی رعایا کے چند طبقوں کی حفاظت
 ودیعت کی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم سب اس
 ودیعت کی ذمہ داریوں کو بخوبی جانتے ہو۔ اور ان کو پورا
 کر کے میری خوشنودی حاصل کرنے میں ہرگز دریغ نہ کرو گے
 دل کا صاف کرنا یا صاف رکھنا اُمیۃ سکندر سے بڑھ کر ہے۔
 پرانی جان کا خیال اپنی جان سے بہتر ہے۔

قطعہ

ہیں میری عہد حکومت میں اطباء حاذق	کے قدر شاہی مطلق کا ہر مہر چیرسان
کوئی لغت نہیں صحت ہی جہان میں بکر	عمر بھر اس کا طلب گار رہے گا انسان
نہ ہی قراطنہ سقراط نہ ہے جالینوس	فی زمانہ میں یہی وقت کی ایندھن
حافظ روح ہی لوگ ہیں اس عالم میں	ابن سینا پر ہی فرقہ سحائے زمان

منقسم چار عناصر پر مبن جا پون خلاط

مختلف جمع ہوں! ماضی و خدایک کی ایک

فکر بیمار مبن ہو جاتے ہیں ہر پرا طبیب

بارک اللہ کہ ہے مجمع ارباب کمال

کیون نہ پاکیزہ ہوں یہ اہل صفائی و صفات

وہ خلل آب ہوا کا کہیں نہ گزرنے رہا

باغبانِ ازلی کا ہر بیانِ فضل و کرم

شکر صد شکر کہ ہے جوشِ بہ چرت و مکی

یہی صدف کی دعا تجھے ہے یا بار خدا

جسمینِ نقصان ہو کر تھے ہر شہسازِ ان

ایسی شکل کو کیا کہ تہہ پر کہیا اتنا

تا بہ صحتِ نخلینِ تکیف و زائد کہان

لہذا حکم کہ ایسے مبن ہنر مند یہ وہاں

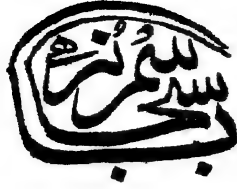
ہر گلی کو چہ مبن آئینہ کی صورتِ شہرِ عیاں

ہر جگہ فضلِ خدا ہے ہر پڑا امن و امان

اگلستانِ ہی وہی پھلے جو تھا خا خا خا

شہرِ نوشہر کہ ہے ملک بھی سب آبادان

ہے ہر وقتِ عایا میری شاد و دل



اعلیٰ حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ

قصیدہ مدحیہ دعائیہ بتقریب سالگرہ مبارک سرکار گیتی نیاہ قدرت
سکندر شوکت دار احشمت خداوند نعمت

کس نافہ کی بو ختن ختن ہے
پھولی کیوں آج یا سمن ہے
لالہ نسیرین و نسترین ہے

کس گل کی مہک چمن چمن ہے
کس مست کی تاک میں ہے نرگس
کس غیرت گل کی آرزو میں

طوطی کیوں آج نغمہ زن ہے	ببل ہے ترانہ سنج کس کا
کس دُر کی ضیا عدن عدن ہے	یا قوت یہ سُرخ رو ہے کس سے
کس لعل کی خدو میں یمن ہے	سو جان سے فدا ہی کسیہ مرجان
نغمہ سبخی دہن دہن ہے	کس کا ہے زبان زبان ترانہ
کس کی شہرت وطن وطن ہے	یہ کس کی ہے جا بجا منادی
نغمہ نغمہ چمن چمن ہے	عشرت عشرت کی دہوم گھر گھر
غنجہ غنجہ کھلا دہن ہے	باہر جامہ سے گل ہن سارے
کیوں جسم پہ تنگ پیرن ہے	پھولون نہیں آج دل سناٹا
جشن گرہ مشہ دکن ہے	وا عقدہ ہوا تو گل کھلا یہہ
عشرت کہہ بنگیا چمن ہے	غنجون کو دیا صبا نے فردہ
خندان ایک ایک کا دہن ہے	کھلیا پھولی ہن گل کھلے ہن

شاخون پر چمک رہے ہیں بلبل
 وہ مھر سپھر شہریاری
 ہر گل میں جسکی عطریں
 جس گل کی شہم مشکباری
 گوہرِ یاقوت لعل و مرجان
 ادنیٰ حلقہ بگوش دل سے
 ماہِ خورشید و ہفت کشور
 مستِ صباے شہریاری
 جمشیدِ چشم سکندرِ اختر
 باذلِ عادل سخی دلاور
 زینبہ انشطام ملکی۔

سوسن کی زبان یہی سخن ہے
 جلوہ افروز انجمن ہے
 نگہت جسکی چین چین ہے
 تبت چین و ختا ختن ہے
 یہ در سب پر ضیا فگن ہے
 کانِ زر و معدنِ عدن ہے
 جسکے بارو کا نور تن ہے
 اور ساتیِ بادۂ سخن ہے
 قلعہ شکن و اسد فگن ہے
 سلطانِ زمانِ نشہ زمین ہے
 اوزناطمِ کشورِ سخن ہے

رشکِ خاقان و غیرتِ جم
 وہ کون شہِ نظامِ آصف
 چارون اصحاب سایہ گستر
 تاج و تختِ شہی کا مالک
 اللہ سے شہِ سپہر شوکت
 ادے لے لے گا تو نگر۔
 ہو سالگرہ شہا مبارک
 سبکدے دہانِ ایک شہب
 کعبہ و کنشت اور کلیسا
 جب تک اس کشورِ جہانین
 رفعت پہ فلک فلک پہ اختر

رسمِ دل و حاتمِ زمن ہے
 ظلِ سبحانِ ذوالمنن ہے
 اور موردِ لطفِ بختن ہے
 سلطانِ قلوبِ دکن ہے
 ہر نجمِ نثارِ انجمن ہے
 سب کے لبِ پرہی سخن ہے
 مذکورِ ہی دہن دہن ہے
 یکدل ہر شیخ و برہمن ہے
 سب جایہ دہا ہی سخن ہے
 تقدیمہ و محکمہ کا چلن ہے
 اخترِ جب تک ضیا فگن ہے

اور ایمنِ صدقِ صدقینِ گوہر

جب تک نیاں سے ہر صدق

جب تک ہے بیانِ قیس و لیل

افسانہ یوسف و زلیخا

جب تک ہے ادائے نانیان

جب تک ہے نظیرینِ سحر ساری

پھولا جب تک ہے باغِ عالم

جب تک سبزہ ہر بھرا ہو

جب تک سر سبز ہے صنوبر

جب تک ہے نوائے خدیبان

طوطی قسری بھی او پیچھا

معمور گہر سے تہا عدن ہے

موتی سے بھرا ہوا دہن ہے

اور قصہ عشقِ نل و من ہے

ذکرِ شیرین و کوہ کن ہے

جب تک ہر تبیینِ بالکین ہے

اور عشوہ چشمِ رقیق ہے

جب تک نامِ گل و سمن ہے

جب تک گلزار کی پھل ہے

اور سرو سے زینتِ چمن ہے

جب تک گل سرخِ شیرین ہے

جب تک گلشنِ بینِ نغمہ زن ہے

سربزر ہے یہ باغ آلود	جب تک کہ کلخ مبارک جڑن ہے
طرہ رہے نریب، فرق شاہی	جب تک کہ نہ ریشہ کی تہین ہے
یار ہے یہ عیاں رخشن	جب تک کہ نہ خوفینیا فلکج ہے

دل بھی شاہِ دکن کے حق میں
مذہبِ «عابجان» تو ہے

گزانیہ

خانہ زاد نک خوار موروثی

لقمان الدولہ

متخلص

دل

مظل سبجانی حضور پر نور

پوٹھا اور ریس کاریتہ سبجانی حیدر آباد دکن

واقع ملک پیٹہ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ

بہ میر مجلسی راجہ راجمان راجہ شیواج دہرم و نت بھٹا

جواب اور ریس

از ایل حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی مظلہم عالی و ام ملک

غزل مدحیہ

باہ تمام ڈاکٹر پاشنکر سکرٹری

کاریتہ سبجانی حیدر آباد

میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ وادام اللہ سلطنتہ

اڈریس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بجنور لامع النور عقبہ بوسان آستان فلک نشان ملجاما واء
 غلامان مرجع و مآب شرف و افتخار خانہ زادان رستم دوران
 ارسطو زمان سلطان ابن سلطان اعلیٰ تخت قدر قدرت
 آصف جاہ مظفر الممالک نظام الملک نظام الدولہ
 فتح جنگ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔

ہم کا یہ سب سے بڑا کام ہے کہ ممبر در دولت حضرت
 سکندر شوکت فریدون شہت نعل سبجانی خلیفہ جسمانی

حضرت پیر و مرشد پرتیتیسیون سال کی سالگرہ کی مبارکباد ادا کرنے اور
ازدیا و عمر و دولت و اقبال کی دعا دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔

الحی درجہان باشی بہ اقبال	جوانِ نخبِ جوانِ لُٹانِ سال
---------------------------	-----------------------------

ہماری قومی سبھا کو زیر پر توپادشاہ حجاہ کے قایم ہو کر آج ۱۰ سال کا
عرصہ ہوتا ہے اس اثنائیں جو کچھ غنایات خسروانہ ہماری سبھا
کے حال پر مبدول رہیں اوس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اگر
ہمارا بہر بنِ موزبان ہو جائے تب بھی پورے طور پر پاس
و ستایش ممکن نہیں۔ کوئی الفاظ انسانی لغات میں ایسی نہیں
پائے جاتے جس کے ذریعہ سے ہم ٹھیک ٹھیک اپنے مالک
کی شکر گزاردی ادا کر سکیں صرف زبانِ قہر سے شکریہ ادا کر دینا تو
آسان ہے مگر مبادل تو یہ چاہتا ہے کہ زبانِ حال سے نہ صرف

شکریہ ادا کریں بلکہ اپنے مالک کے قریب و پیار ہو جائیں۔ ہمارے
 قومی سبھا کی غرض بالکل اپنے پادشاہ کے غرض کے بموجب
 ہے۔ یعنی ہم جدوجہد کرتے ہیں کہ ہماری قوم کی فضا بخیر و مسود
 ہو جائے اور علوم و فنون اور حرفت اور دستکاری کو یوں مافیو ماً
 ترقی ہو۔ اور ہماری قوم کا ہر ایک فرد اس قابل بنے کہ اپنے
 مالک کے خدمتوں کو نہایت امانت اور وفاداری سے ادا
 کرے۔ چنانچہ ہمارے قوم کے جو لوگ کہ اس وقت مختلف
 سرشت و تہذیبات میں مختلف حدود و سرحدوں پر مامور ہیں۔
 اپنے فرائض کو جان نثاری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں
 اور ہماری قوم کچھ آجکل سے اس در دولت پر چہرہ سا نہیں ہیں بلکہ
 ہمواسبات کا بھی افتخار حاصل ہے کہ ہمارے آباء و اجداد

بھی نواب آصفیادہ نور اللہ مرقدہ کے عہد سے سلسلہ جان نثار وین
منک چلے آتے ہیں۔

اب ہم اور ہمارے انصاب جو آئندہ ہنوز دنیا میں آنے
باقی ہیں اسی آستانہ فیض نشان کے گرویدہ ہیں اور رہیں گے
ہمارے پادشاہ کا عہدِ مہینت مہد وہ ہے کہ جس میں مختلف
مذہب کے لوگ ایک ہی گاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور
علیٰ ہزار علیا کی وہ حالت ہے کہ بلا سحاط کیش و ملت ہر اک اپنے
مالک کے قدموں پر جان نثار می کے لئے مہینے
ہے۔

ہم جان نثار ہر آن مستعد ہیں کہ جو حکم اپنے آقا سے ملے ہم
اوس کی انجسام وہی کو انپا دین و ایمان تصور کرتے ہیں جو اظہار

عقیدت اور جوش مسرت کہ اس وقت پبلک کے
 جانب سے باعث ہر دل غزیری اس مبارک موقع پر ظاہر
 ہو رہا ہے رعایا کے حلقہ میں ہر کسی حکمران یا فرما کو یہ حاصل
 نہیں ہو سکتا۔ پبلک کے طبقہ میں اپنے پادشاہ حجاہ کے
 نسبت ہر دل غزیری کا ہونا اپنے پادشاہ کے محبت اور
 کریم النفسی اور بیدار مغزینی کا بین ثبوت ہے۔ ہر شخص
 حضرت پیر و مرشد بندگان عالی متعالیٰ مظلہ العالی کا والد اور جان نثار
 نظر آتا ہے۔ آخر میں ہم اس ناچیز اداریس کو بدعائے ترقی۔
 عمر و دولت و اقبال ختم کر کے اپنے پریشور سے بصدق دل
 التجا کرتے ہیں کہ جب تک محروماہ میں نور اور دریا میں پانی
 اور پھولوں میں بو اور موتی میں آب قائم ہے ہماری پادشاہ حجاہ کو

ہمارے سرپرست باکرامت رکھے اور حضرت پیرو مرشد
 بندگانِ تعالیٰ متعالیٰ مظلومِ عالمی۔ کے جان نثار خوش اور دشمن

پائمال اور خوار رہیں آمین ثم آمین۔ فقط

گزشتہ

ممبران کا یہ سبب حیدر آباد۔

نقل

جواب اڈیس

نظر سبحانی خلد اللہ ملکہ وادام اللہ سلطنتہ
 ان خداوند نعمت اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر شوکت دارا
 مترشده ۲۹ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ

ارکان کا بیسہ بیجا

جس جوش صداقت اور وفاداری سے تم نے میرے سالگرہ کی
 خوشی ملین اڈیس دے ئے ہیں اوس سے یلین بہت خوش ہوا۔
 اوس کی بہت قدر کرتا ہوں۔

ہندوستان کے تاریخ کے ورقوں پر اور یہاں کے

مختلف المذاهب باشند و ہر کی طرز معاشرت کی ضرورت تو پیرا اگر غور
 سے نظر ڈالی جائے۔ تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ہمیشہ
 سے ہندو مسلمانوں کی ترقی و ترفع حاصل کرنے کے لئے
 ایک دوسرے کی معاونت اور باہمی میل جول لازم و ملزوم رہے ہیں
 علی انخصوص تمھارے قوم کا ایستہ کو ہمیشہ مسلمانوں کے بحیثیت
 ملازمت و میل جول۔ ایک عجیب طرح کا غیہ منقطع تعلق۔
 رہا ہے۔ اور اس وقت تک ہے سلاطین مغلیہ کے دربار و نہیں
 اور اسلامی ریاستوں میں ہر زمانہ میں اس تمھاری قوم والوں نے
 مالی و انتظامی ذواتر کی ہر قسم کی ملازمتوں میں بہت بڑا حصہ لیا
 ہے اور اپنے حسن کارگزاری اور وفاداری کو اچھی طرح ثابت
 کیا ہے۔ میری ریاست سے بھی جو تمھارے اہل قلم گروہ کو نسلًا

بعد نسل جیسے عمرہ تعلقات ہے ہیں وہ ظاہر ہیں اور میں ہمیشہ
 تمہارے مطیعانہ خدمات اور تعلقات کو نہایت وقعت اور
 مسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ میں اپنے ممالک محروسہ کے
 ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات اور اتفاق کو بہت ہی
 پسند کرتا ہوں اور اس کو نہ صرف حسن انتظام کی بلکہ اپنی خوش
 نصیبی کی عمرہ دلیل سمجھتا ہوں اور فطرت مسرت سے جناب باری کا
 شکریہ کرتا ہوں۔

ہمیں حل و گہر ہیچ بدین دنیا و دم
 سلطنت کی ہی بناؤنگے ہی م سے حکم
 حاصل ملک کی پھیلن خیریش و کم
 ساری رقموں گزشتہ بہا ہر وہ رقم

دولتِ صفحہ انسانین ہو اسکے آگے
 خیر اندیش و فادار نکو ارجو ہوں
 ہندوستان ہی کچھ منصفانہ گوئی
 ہو اگر صدر محاسب متدین ہوا

<p>دو نوں مشہور ہوا کرتے ہیں عالم عالم حکم حاکم کا بھی ہر مثل قضائی ہر دم متفق مثل زرو سکہ ہیں یہ باہم مجھ پہ چسپا ہے خداوند تعالیٰ کا کرم جیسے قالب میں ہر قالب ہے ہر قلب میں شرط یہ ہے ہے ملو خط وایت ہر دم خطِ تقدیر کے بھی واسطے ہر لوحِ قلم</p>	<p>خیر خواہی ہو کہ سرکار کی بدخواہی ہو نہیں ملتا نہیں ملتا کبھی نافر ہو کر خیر خواہ اہل خزانہ بھی ہوں و اہل حساب آرزو ہی لو ہیں مجھے ہو عیاد دل تہا یوں نکلوا بھی آقا کی محبت رکھتے دیتے ہیں اہل قلم کا ریاست انجام اہل تدبیر کو حاجت ہو کیونکر اصف</p>
--	---

غزلِ محبیہ گزرا نیدہ راجہ راجمان مہاراج آصف نونت

اتمخلص بہ رفعت

<p>آج کیونکہ ہو ہر شخص کے دل پر فرحت</p>	<p>شاہ کی سالگرہ کا ہے یہ جشنِ عشرت</p>
--	---

<p>آکے دیکھے کوئی اس ملک کی شان و شکوت ہے ایسا سب اہل و کون کو نصرت اب نہیں اور کسی بات کی افلو کو فرصت راتن فضل خدا سے ہے بڑھتی دولت حیدر آباد میں ہر دم ہے عیش و عشرت دشمنوں کی ترے سب ٹٹکئی ہے ہمت اور اوپر ہے ہر وقت خدا کی رحمت</p>	<p>لوکش چن ہی رہی غیرت پیرس بھی خیر خیرات کیرن عیش کیرن شاد ہین راتن شاہ کو سب گد عادی تے ہین عمرو اقبال سب ملکت ہیراج بڑ ہے ہر گلی کو چدین بازار میں کہتی ہے صبا بات پرات دھڑکے ہیں کس ہو کر بلغ آصف ہے سبز جہان جب تک</p>
--	---

میر محبوب علی شاہ کی زیرِ نعلین -

زندگی اپنی گد جائیگی اچھی رفعت

حضور پر نور دَامَسْلَطَتُهُ

پانچواں ادیس واقع ملک پیٹہ

بتقریب چہن سالگرہ مبارک گذرانیدہ افواج باقاعدہ سرکار عالی

۴ جمادی الثانی ۱۶۳۱ھ

یہ خانہ زاد سب اہالیان فوج باقاعدہ کی طرف سے علیحدت قدرت

فریدون شہمت دارا شکوہ بھرام شکوت بندگان عالی متعالی، ظلہ العالی کی

اس عنایت و سرفرازی کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ

خافعی و سپاہ نوازی اس جلسہ میں رونق افروز می فرما کر

سب اہالیان فوج کی عزت افزائی فرمائی۔

یہ جلسہ تہنیت سالگرہ مبارک وہ جلسہ ہے جسکو علیحضرت کے

جان نثار سپاہ سالار ہجری سے بکمال خوش دلی و خلوص قلبی
 ادا کرتے آئے ہیں۔ مگر آجکا جلسہ جو ہمارا پندرہواں جلسہ ہے عجیب
 بخت یا اور اپنے ساتھ لایا ہے کہ ہمارے خداوندیغت آفا سے
 نامدار بادشاہ حجامہ نے بذات خاص رونق افروز ہو کر اسکا سراقہار
 فلک الافلاک تک پہنچایا ہے۔

سالار ہجری میں جسوقت کہ اول دفعہ ہالیان فوج نے یہہ
 جلسہ تحفیت سالگرہ مبارک برپا کیا اسوقت گولکنڈہ برگپڈ کا آغاز
 تھا۔ گولکنڈہ لانسیرین جسکو آج کے روز ہر مائینس دی نظامس
 اون گولکنڈہ لانسیر کے نام سے موسوم ہونیکا اعزاز حاصل ہے۔

اسوقت فقط ڈیڑھ سو جوان تھے۔ اور پلٹن قلعہ میں شاید چار
 کمپنی سے زیادہ کے پاس یونی فارم نہ تھا۔ ماہ مبارک بیع الثانی کی

چھٹی تانچ صبح کے وقت یچھوٹی فوج بہ تقریب تھنیت سالگرہ
 مبارک شاہی سلامی کے لئے پریڈ گروڈ پر آراستہ و پیرتہ ہوئی اور
 کی از یاد عمر دولت و اقبال کی دعا کے ساتھ (تری چیز) کے
 نعروں کی آواز فوج میں ہر طرف بلند ہوئی۔ شام کو پریڈ گروڈ پر اسپورٹس
 ہوئی اور انعام تقسیم کئے گئے۔ ۳۰ سالہ دین باقبال خداوندی گولکنڈہ
 برگڈ کا تھلہ ہوا۔ تانچ مقرر ٹیپی گرم جوشی کے ساتھ سالگرہ مبارک
 کی پریڈ ہوئی۔ اور اعلیٰ حضرت قدر قدرت کی طرف سے دارالمہام
 سرکار عالی سر سالار جنگ ثانی پریڈ میں آئے۔ شاہی سلامی کی
 توپین چلین فوڈی جائے یعنی شادیانہ کے بند و قین ہر یونین
 تری چیز کی صدا ہر جانب بلند ہوئی۔

۳۰ سالہ ہجری دین رگیولر ٹروپس کو بھی بہ تقریب جشن سالگرہ مبارک

پریڈ کا حکم ہوا۔ اس سال یہ دونوں فوجیں علیحدہ علیحدہ اپنے
 کمانڈروں کے ماتحت ریگولر ٹروپس آصف نگر میں اور گولکنڈہ
 برگیڈاپن نے پریڈ گروڈ پرنسپل شاہی سلامی بجالائے۔ مدارالمہام سرکار عالی
 دونوں فوجوں کے سلامی میں یکے بعد دیگرے شریک ہوئے۔
 بعد ازاں دونوں فوجوں کو سالگرہ مبارک کے پریڈ میں ایک جا
 ہو کر سلامی دینیکا حکم ہوا۔ اس وقت سے آج تک تمام افواج باقاعدہ
 سرکار عالی میں چھٹی ماہ مبارک بیچ الثانی کی صبح کو جشن تھنیت
 سالگرہ مبارک کی پریڈ ادا کی جاتی ہے اور شام کو اسپورٹس
 ہوتی ہیں۔

حضور عالی یہ سال مبارک ہم مالیان فوج کے لئے نہایت
 خوشی اور اعزاز کا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اپنی رونق افروزی سے

اپنے جان نثار و نکو معزز فرمایا۔ جس خوشی اور اعزاز کی ہم لوگ
 آپس میں ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں۔ اور امید رکھتے
 ہیں کہ جس اعزاز کے ساتھ اعلیٰ حضرت نے اپنی رونق افروزی
 سے آج ہمیں سرفراز فرمایا ہے، ہر سال اسی طرح اس اعزاز و
 افتخار سے حضور پر نور اپنے جان نثار و نکو معزز و مفیہ فرمایا کریں گے۔
 حضور عالی آپ کا عہد مبارک روز افرون ترقی اور تہذیب
 و شایستگی کا زمانہ ہے۔

خصوصاً ریاست دکن نے جو اس وقت ترقی کی ہے اگر اس کا پچھلے
 زمانہ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو زمین و آسمان کا فرق معلوم
 ہوگا۔ آپ کے تحت نشینی کا آفتاب جس وقت ملک دکن پر چمکا
 تو اوسکی سیدلینیشن کی شعاؤں نے ملک کے انریٹرا اور اسٹیریو

مثل روز روشن کے منور کر دیا۔ اور تھذیب کی ترقی ملک کے
 ہر ایک محکمہ اور ڈیپارٹمنٹ میں بلکہ گھر گھر پھیل گئی ہے۔ حضور پر نور کا
 یہ عہد مبارک تاریخ و کنین نہایت فخر کے ساتھ یادگار رہے گا۔
 ملکی و مالی عدالت و کوتوالی۔ اہل قلم و اہل شمشیر۔ ہر علاقہ میں اصلاح
 ہوئی۔ میونسپالٹی آغاز کی گئی راستون پر روشنی اور آب پاشی
 شروع ہوئی۔ دواخانجات اور تعلیمات میں ترقی دہی گئی۔ ریلوے
 کی افزائش سے تجارت کو ترقی اور رعایا کو آسائش ملی۔ خاص بلکہ
 اور چارمینار کے اطراف جو خون ہوا کرتے تھے شہر اور گلیوں میں
 جو تلواریں چلا کرتی تھیں آپ کے عہد عدالت مہدین وہ انتظام ہوا
 کہ فتنہ و فساد بیخ و بنیاد سے جاتا رہا۔ مفسد و نکاتام و کمال استیصال
 کیا گیا۔ ہر چند کہ فوج باقاعدہ کا آغاز اعلیٰ حضرت کے تخت نشینی سے

پسندے قبل ہوا لیکن یہ فوج اپنے ملک میں اس اعزاز کی نظر
 سے نہیں دیکھی جاتی تھی جیسا کہ ایک مہذب فوج کو دیکھنا چاہئے۔
 جب اعلیٰ حضرت قدر قدرت نے توجہ خاص فوج کے اصلاح کی طرف
 مبذول فرمائی تو اول یہ اعزاز فوج کو بخشا گیا کہ حضور پر نور ﷺ نے
 میں افسران کو لکندہ برگٹید کی آنیروی کرنلی قبول فرمائی۔ یہ وہ اعزاز
 ہے کہ شاہ و شانہزادگان یورپ اپنی فوج کو بخشا کرتے ہیں۔
 چنانچہ ہنیر ایل ہائٹنس برٹش آف ویلز مختلف چودہ رجمنٹوں میں
 کرنل ہیں۔ اور ہر مواقع اور ہر انسپکشن کے وقت اس رجمنٹ کا
 یونی فارم پہنتے ہیں۔ ہمارے بادشاہ جہاں عالم نپاہ نے ۱۳۰۶ء
 میں گو لکندہ لانسرو کو یہ خطاب ہنر ہائٹنس دی قیاس اس دن گو لکندہ
 لانسرو کے مخاطب فرمایا۔ یہ نہ فقط گو لکندہ لانسرو کی واسطے باعث

عزت و آبرو کا ہوا بلکہ سب فوج باقاعدہ کا سرفراغ و فلک
ہنفتی کو بھونچا۔

حضورِ عالی۔ یہ امر شہور ہے کہ جب خداوندِ عالم اپنے
بندگان خاص سے کسی کو برگزیدہ کرتا ہے تب اس کو حکومت
اور بادشاہت عطا کرتا ہے۔ اور جب اس بندہ خاص کو اور
نوازا تا ہے تب اس کو تین صنفیں بخشتا ہے۔ عدالت۔ سخاوت
شجاعت۔ ہمارے پادشاہ ظل اللہ جہاں پناہ آصف جاہ کے
وجود باجود کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان تمام صفتوں کے
زیور سے آراستہ کیا ہے۔ عدالت۔ سخاوت۔ شجاعت
ان تینوں نقطوں میں پانچ پانچ حرف ہیں جس طرح سے کہ آدمی کو
اس خمسہ کی ضرورت ہے اس طرح رئیس و ریاست کو۔ ان صفات

کی احتیاج ہے۔ اول عدالت عین سے عدل (دال) سے
 دل داری رعایا (الف) سے (امن و امان) لام۔ سے لطف کرم
 دت، سے تحمل و بردباری یہ سب صفات ہمارے بادشاہ
 میں موجود ہیں۔ سخاوت ہمارے حضور پر نور کی شہرہ آفاق اور
 اظہر من الشمس ہے شجاعت میں (شین) سے شہسواری
 (جیم) سے جمعیت خاطر۔ (الف) سے استقلال (عین) سے
 عزم۔ اور (ت) سے تدبیر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی عنایت بے
 غایت سے ہمارے حضور پر نور کو ان تمام خوبیوں کا مجموعہ بنایا ہے۔
 حضور کی شہسواری نہ فقط اس ملک میں بلکہ تمام یورپ میں مشہور
 ہے فن سپہگری اور فنگ اندازی میں اعلیٰ حضرت یکتا زمانہ
 ہیں۔ ٹنٹاک انگ میں حاضرین نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ

ایک بھالہ پر علیحضرت تین مینچین متواتر لیتے ہیں۔ تنگ اندازی

میں بڑے بڑے نامور یورپین نشانہ اندازوں سے علیحضرت

سبقت لے گئے ہیں روپیہ ہینکے کے گولی سے اوڑنا حضور پر نور۔

کے سامنے ایک اونے بات ہے جمعیت خاطر و استقلال کی

ایک معمولی مثال میں گزارش کرتا ہوں جسکو میں نے بارہا بچشم خود

دیکھا ہے یعنی جنگل میں شیر کے شکار کے وقت زخمی شیر

کے سامنے حضور پر نور کو ایسی جمعیت خاطر و استقلال سے دیکھا

ہے کہ جیسی اسوقت جلسہ مبارک میں مجمع المہمان سے رونق فرماتا

ہیں۔

حضور عالی۔ اس جشن سالگرہ مبارک میں سب المہمان فوج

کی طرف سے مجھے جو اسوقت اڈریس پیش کریگا اقتدار حاصل ہے

کا۔ شکے میں ایک بڑا فصیح اور بلیغ اور اعلیٰ وجہ کا مقرر اور گویا ہوتا۔ تاکہ اس جوش دلی اور خلوص قلبی سے جو کہ اس وقت میرے دل میں موجزن ہے تمام مضامین کو نہایت فصاحت اور بلاغت سے ادا کرتا۔ لیکن نہ میں فصیح نہ اسپیکر نہ اور ٹیڑا اس لئے ممکن ہے کہ یہ مضمون جو میں سرکار عالی کی فوج باقاعدہ کی طرف سے گزارش کر رہا ہوں غیب البیانی اور شیرین کلامی میں دوسرے اڈیسیوں سے جو گزرائے گئے ہوں کم ہو۔

لیکن دراصل اصول اڈیس کا جو اظہار جوش و فاداری و اطاعت شعاری ہے اس میں ہم جان نثار و نکوسب سے زیادہ اعزاز حاصل ہے کیونکہ سپاہ کی خاص ڈیوٹی اور اس کا فرض منصبی ہے کہ اپنے مالک پر ہر وقت و ہر خطہ جان نثار رہیں اور اپنے

خداوند نعمت کے قیوم پر جان نثار ہی کرنا سعادت و اربین سمجھیں آخر
 میں ہم سب جان نثار اپنے جوش دلی کے ساتھ حضور پر نورؐ کی عمرو
 دولت و اقبال و صحت کے لئے بارگاہ ذوالجلال میں دعا کرتے
 ہیں خداوند عالم اپنے حبیب پاک کے قصد ق سے ہمارے
 حضور پر نورؐ کی عمرو دولت و اقبال میں ترقی دے اور حضور پر نورؐ کے
 خواہان دولت مسرور اور اعدائے نامراد و مقہور ہیں۔

این دعا از ما و از جملہ جان آیین با

حضورِ پُر نور و ام سلطنت

ایلیچ علی حضرت قدر قدرت بندگانِ عالی مظلہِ عالی

در جلسہ جشن سالگرہ مبارک

اے میرے جان نثار فوج والو

مجھے تمھاری وفادارانہ ادائیں لینے میں نہایت خوشی

حاصل ہوئی۔ تمھارے افسروں کے فیامینز کے اظہارِ صداقت

کی بھی میں بہت قدر کرتا ہوں۔ اسوقت میری خوشی ایک خاص

قسم کی ہے جسکی تصریح ٹھیک طور سے الفاظ میں نہیں کی جا سکتی۔

میری موجودہ خوشی اس قبیل کی ہے جو ہر اہل فن کو اپنے فن کے

مشاقونکے ساتھ کوئی دلچسپی کا کام کرنے یا دیکھنے میں حاصل
 ہوتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ فن سپاہ گری میرے تباہ و برباد
 کی میراث ہے۔ پس جب تکو میں اس معزز فن میں ترقی کرتے
 دیکھتا ہوں۔ اور اس ترقی کے نمایان آثار تمہاری قواعد و اسپورٹس
 میں پاتا ہوں۔ تو فطرست سے میرے دلیں یہ جوش پیدا
 ہوتا ہے۔ کہ میں بھی تمہارے ساتھ شریک ہو کر محفوظ ہوں۔
 اور زبانی بیان کے علاوہ تمہارے اسپورٹس میں شامل ہو کر
 تم پر عملی طور سے اس امر کو حالی کروں۔ کہ میں تمہارے فن کو کس
 وقت کی نظروں سے دیکھتا ہوں۔ اور تمہاری ترقی اور وفاداری
 کی کس درجہ قدر کرتا ہوں۔

اور اس قدر دانی کے اظہار کے لئے میں نے بہت خوشی کے

ساتھ گولکنڈہ برگیڈ کی انزیری کرنلی قبول کی۔ اور گولکنڈہ لانسرز کو اپنے نام سے موسوم کرنی کی اجازت دی۔ اور اب تمھارے اسپورٹس مین شریک ہو کر نہایت مخطوطا ہوا۔

تکلیف دہ ہو گا کہ سب سے پہلے مین نے تحریک کی تھی۔ کہ جناب کمزرت آب فیصر ہند سلیم اللہ تعالیٰ جن کا مین تارینچی دوست ہوں انکی تائید مین میری تلوار اور میری فوج (اگر وقت آجائے تو) اپنی صداقت شعاری بخوبی ظاہر کر سکے۔ اور اس تحریک کا خوش اسلوب نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان مین چوٹوٹ امپیریل سرویس ٹروپس قایم ہو گئی۔ اور مجھے آج اس امر کے مشاہدہ سے بہت خوشی حاصل ہوتی۔ کہ میری امپیریل سرویس ٹروپس بفضلہ تعالیٰ اپنی فوجی تہذیب و شایستگی مین ایسی ترقی کر رہی ہے۔ کہ جس سے اسکے قیام کا

اصل منشاء عند الموقع حاصل ہو سکی امید قوی کیا جاسکتی ہے۔
 افسر الدولہ بہادر۔ تم نے اس اڈریس میں اپنی لالیٹی کے اظہار کیلئے
 چند الفاظ کے حروف سے متفرق معنی نکالے ہیں۔ ان کے سننے
 سے مجھے اپنا ایک شعریہ آیا ۵

اسی اجمال کی تفصیل ہے دفتر دفتر
 چار حرفوں کے سوا اور تو قسمت میں نہیں

اس سے میرا منشایہ ہے کہ ہر شخص کی قسمت میں جو کچھ کاتب حقیقی
 نے لکھا ہے وہی ظاہر ہوتا ہے۔ نہ کم نہ زیادہ۔ پس جو کچھ کہ مجھ کو
 خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے وہ جب کا میں ہر شے
 شکر گزار ہوں ۵

شکر اللہ کرتا ہے یا صاف ہر دم
 مجھ سے ناپچھر کر اک چیز بنایا اوسے

اسکو میری غیزر عیاد بوفیر محبت میاگنی فنیگ کلاس سے
 دیکھتی ہے۔ لیکن میں تم سب کے لئے خدا سے ایسی قسمت عطا کئے
 جانے کی دعا کرتا ہوں جس کے ق سے تمکو ہر طرح کی قوت بدنی
 و مالی حاصل ہے اور تم میں سے سلیقہ ایسا پیدا ہو جائے کہ
 تم سے محبت اور ملاپ آپس میں ایک دوسرے سے
 اور رعایا سے رکھو تاکہ تم سب سے ترقی ہر قسم کی حاصل کرو

قطع

ای جان نثار فوج ظفر موج شکر ہے	جو ہر پلین تم میں صورت شمشیر آبدار
رخ رخ سے مرمود کی مردانگی عیان	رگ گ سے فرو فرد کی جبریت اشکار
ایسے سپاہیوں کی سپاہی کو قدر ہے	تعریف کیون نہ آئے مرے لب بآباد
فخ سپہگری میری میراث جد کی ہو	اہی میں میرا نام ہو اس سے ہے افتخار

عزت تمھاری ہو وہ میری عین آبرو
 سرکار دونوں رکھتے ہیں باہم جو اتحاد
 مجھ کو نہیں دینے کبھی جان و مال سے
 لے اہل فوج دل سے اطاعت وہ تم کو
 تم خیر خواہ دولتِ برطانیہ رہو
 تا زندگی کریں گے اطاعت بجاؤ دل
 طاعت کے بعد جو ہے اطاعت کا پائے بند
 ماتحت مانے حاکم اعلیٰ کے حکم کو
 مالک سے کام رکھنے نہ رکھے کسی سے کام
 تشریف نہ ہو ورنہ گیر کا وہ سر کے بل
 اسکو بھی ہو یقین خنایت اس طرح

رکھا میرے بزرگوں کی ٹھکانے بصد وقار
 یہ دوستی ہے سارے زمانے پر آشکار
 جانین کی اور جانتے ہیں اہل روزگار
 سمجھیں جنابِ قصیر سداپنا جان نثار
 اس سے ہی کام گارہو اس سے ہی نامدار
 جو ہیں نکال لال سپاہی وقاشعاً
 دنیا و دین میں وہ نہ کبھی ہو گاتر مسار
 یوں اہل روزگار کی ہو طرزِ روزگار
 اوسکا اسمین نفع اسمین ہے افتخار
 تھامی ہے عنانِ اطاعت کو استواء
 سرکار کو ہے جیسے سپاہی کا اعتبار

اگر قاعدہ سے ہو تو قوا عدہ پیر ہے

اعضایا پولین ہون چست ہین کام ہون اور

کاہل موجود ہو کے نہ غفلت کرے کبھی

یہ بات ہر ضرور سپاہی کی واسطے

مرد و نکاح نام صفحہ ہستی پر رہ گیا

جو چین سری شجاع وہ اب تک ہین بامو

کیسا علم ہے حضرت عباس کا علم

اصف ہزار شکر ہے پروردگار کا

کرتی ہے اسکی مشق پیادہ کو شہر ہوا

محنت ہے جہر ہے سپاہی زینہا

ہر دم ہو کیل کانٹے سے اپنے وہ ہوشیا

کب مستقل مزاج کو ہوتا ہے انشا

افسانہ تہمتن ویزن ہے یادگار

شہرت پذیر سارے جہانین ہی اونکا کار

نامی ہے کیسی حیدر صدف کی اولفقا

دی مجھ کو ایسی فوج وفادار و جان نثار

۱۱۔ یہاں علم کے معنی مشہور کے ہین ۱۲ منہ

چھٹا اڈیس منجان ملک زمان صفحہ خاص واقع ملک پٹیہ
۴ جمادی الثانی ۱۶۳۷ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میر محبوب خان بہادر قلعہ جنگ نظام الدولہ نظام الملک صفحہ

اڈیس گزائیہ ملازمانِ صرف خاص شہر ملاحظہ بادشاہ رعایا پرور

معدلت گسترستم دورانِ ارسطوے زمان حاتم سخا یوسف لقا

خداوند نعمت سلیمان شوکت فریدون حشمت دارا دولت سکندر صولت

فلاطون فطنت ہمایون بہت فلک افج ملک فوج علی حضرت قمر قدس

جی۔ سی۔ یس۔ آئی۔ سیر آراے سلطنت دکن مظللہ العالی المتعالی۔

الی اطل الزمن خدا کو سجدہ نبی پرورد۔ الحمد للہ

آج وہ دن ہو کہ عابد بھی کہیں بادہ کشی	زائد توبہ شکن بندہ سے گالیں ساغر
آج وہ دن ہے کہ سب ملکے کیرن عیش و نشاط	ناج اور رنگ بجاتی نہ ہے کوئی گھر
آج وہ دن ہے کہ ولیدین ہر غم کی گرہ	باندھیں صیاد تو کھل جائیں جنادل کو بھی
آصف جاہ کی ہے سالگرہ کی شاد	دن یہ اچھا یہ گھڑی نیکیت ساعت بھر
عمر و اقبال فزون ہو یہ دعا کرتی ہو	وافلک سے ہوئے ابواب جابت یکسر

اے ہمارے شاہ عالم نیاہ ظل اللہ فلک بارگاہ ہم جان نشانِ قدیم
در دولت جویشرف ملازمت صوف خاص مشرف ہیں پیشکامہ عالیجاہ
حضرت ظل سبحانی مین یہ اڈریس پیش کنیکا فخر حاصل کرتے ہیں۔ اس
مبارک و مسعود موقع پر جبکہ پیر و مرشد ظل سبحانی نے بتقریب ہمایون
جشن سالگرہ مبارک اس جلسہ میں جو خانہ زادان صادق الاحقا
کے اہتمام سے قایم کیا گیا ہے اپنے قدوم فیض لزوم سے زینت

بخشکراؤ سکرو کشِ روضہ رضوان و غیرت وہ بوستانِ جنان
 بنایا ہے اور خانہ زادان و فاپیشہ و جان شاران اطاعت شیوہ کے
 فراق اعتبار کو فلک الافلاک غرت اور سدرۃ المنتہاے وقعت تک
 پہنچایا ہے۔ اس اڈرئیس کے ذریعہ نہایت ادب و عجز سے اس تقریب
 میمنت زیب کے مبارکباد ادا کرتے ہیں اور اس ارادتِ محفیدت کے
 اظہار کرنے کا شرف پاتے ہیں جو مدت سے ہم خانہ زادوں کے
 دل میں جان کے طرح متکلی اور ایسا مان کی طرح متیقن ہے۔ اے
 ہمارے آقا سے نامدار اے ہمارے ولی نعم گردون و قار اس ناپحیر
 رعایا کو جو محبت و ارادت حضور سے ہے وہ کچھ نہایت ایشی اور خوشامدانہ نہیں ہے
 اور نہ آج ہی ہم کو یہ غربت حاصل ہے بلکہ نہایت سچے دل سے خلافت
 سے ابا عن جدِ برگمن کی پیش بہاملی ہوئی میراث میں یہ دولت جان بخشی

و فرمانبرداری شامل ہے جسکو ہم اپنے دل میں محبت خدا کی طرح محفوظ
 رکھتے ہیں اور نہایت وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں اے ہمارے
 بادشاہ اے ہمارے دین و دنیا کے پناہ اسوقت زیر سایہ ظل خدام
 نظارہ انوار شمس عدلت و اضواء بد نصفت بمصداق و جود یومئذ
 ناصرة الے ربنا ناصر کا اور نعمون و بصیرت سے کر رہے ہیں
 جو خود حضرت کے تجلیات ظل الہی سے منور ہیں ہمارے قلب کحل
 مصحف ایمان شاہ ہیں کہ واللہ ظل خدا کا لقب ہمارے ہی بادشاہ کے
 نشایان ہے ہم تجنب جان شہ اسوقت حاضر ہیں اور اپنے اپنے
 مقام پر نزدیک و دور ہیں اعتراف کرتے ہیں کہ ہمارے بادشاہ علی حضرت
 وہی بے بہا نعمت ہیں جسکے ذکر و شکر کا خداوند تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے
 اور کلام ربانی میں یہ فرمان آیا ہے أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ تُرْجِعُهُ ظَاهِرُ الْفَاطِمَا كَايَهُ بِهٖ كَهٗ اطَاعَتُكَ وَتَمَّ
 اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور تمھارے میں جو حاکم ہو۔ پس حکم خدا ہم
 اپنے آقا کی فرمان برداری اور جان نثاری و خیر خواہی میں ہمیشہ حاضر
 ہیں اگر اوسکا سر موخلاف ہو تو جرم نافرمانی حکم خدا صاف ظاہر ہو واجب
 خدا کی نافرمانی کی تو نہ ہمارا دین و ایمان صادق رہا نہ کوئی بشر عزت و وقت
 کے لایق رہا۔ ایسی حالت میں خسر اللہ نیا والاخرۃ کے مصداق
 ہوئے آباے علوی و امہات سفلی سے عاق ہوئے۔

اس موقع پر یہ عرض کرنا بھی بجا نہ ہوگا کہ حضرت ظل سجدانی کی ولادت
 باسعادت اور تاریخ جلوہ افروزی سند ریاست کو دیکھا جائے تو یہ
 ثابت ہے کہ سند آرائی کے زمانہ سعادت پیمانہ میں حضرت ظل الہی
 کے سن مبدلک کا اکتیسویں مہینہ تھا اور آج زمانہ حکمرانی کا اکتیسویں سال ہے

پھر تاریخ مسند آرائی کو زمانہ حکمرانی سے ملایا جائے تو سوطھوان سال تھا
 اور آج اس سال گرہ مبارک کی تاریخ میں بھی فرمانفرمائی کا سوطھوان سال ہے
 اس (۱۶) سال کی مدت میں حضرت اقدس نے ہر محل و ہر موقعہ پر جو
 انتظامات ریاست فرمائے ہم نواب و سیرے گورنر جنرل بہادر کشمیر
 جناب لارڈ پین جیسے مدبر و تجربہ کار کے اسپیش کے نتائج کو دیکھتے ہیں
 جنہوں نے حضرت کے جشن حکمرانی کے وقت بیان کیا تھا اور اس کے
 ساتھ اس قلیل مدت انتظام کو ملاتے ہیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ دنیا
 کے حکمرانوں میں اس کے نتائج کے مصداق میں حضرت ہی آپ اپنی نظیر
 ہیں اور خصوص جب اس اسپیش کا یہ فقرہ پڑھتے ہیں کہ دآپ کی حکمرانی
 میں اس بات کا پیدا کرنا ہے کہ جب قدر زمانہ گزرتا جائے اور سید رہایا کر آپ
 سچی محبت پیدا ہوتی جائے اور اس کے ساتھ اس سولہ سالہ حکمرانی کو

تسایح پر غور کرتے ہیں اور رعایا کے ہر روز ہر ماہ ہر سال میں محبت اور
فدا داری کی زیادتی اپنے بادشاہ جہان پناہ کے ساتھ جو تمام دنیا کے
نظاروں میں جلوہ افروز ہی پاتے ہیں تو اس مسعود ساعت پر ہر کوئی فخر ہے
اور اس محمود نتیجہ پر ہر کوئی ناز۔

انسان تو اشرف المخلوقات ہے اپنے عقل و تدبیر سے ہر کام کو انجام دیتا
ہے اتفاق باہمی اور اطاعت پادشاہ وقت ایسا امر لازمی ہے کہ انسان کی
کوئی تدبیر بدون اسکے ہرگز حد کمال اور تسایح نیک اعمال کو نہیں بچھوچھ سکتی۔
جہاں تک اس مسئلہ پر غور کیا گیا تو ثابت ہوا کہ یہ اتفاق باہمی اور اطاعت
حاکم ایک فطرتی شے دلی پذیر ہے۔ خداے یکما کا ہر شکر کہ ہمارے
خزراہ ہدایت رہنما کے طریق سعادت یعنی علیحدت کے طفیل پرورش
و عنایت سے ہم لوگوں میں بھی باہم دہی پسندیدہ اتفاق ہے۔ اور

ہر دل اپنے ولی نعم پر جان شاری کا مشتاق ہے جب کہ
 اعلیٰ حضرت نے ہمارے آسائش دوام و امن و آرام کے لئے
 مجموعہ سنگین محنت و افکار کا بار اپنی ذات نجستہ صفات پر اٹھایا ہے
 اور سوا کر ڈیڑھ ننگانِ خدا اور ہم غلامانِ با وفا کو بی فکر و تردد اپنے خوان
 نعمت سے رزق شایان اور اپنی معدلت سے امن و امان عطا
 فرمایا ہے تو پھر کیوں نہ اپنے جانوں کو حضرت پر نثار کر کے جان
 شاری کے بھترین خطاب کا بین ثبوت دین۔ ایسے ہی باوشاہ
 قالب سلطنت کی روح سمجھے جاتے ہیں ایسے ہی منیر مانروا
 ظل اللہ کھلاتے ہیں جس طرح نفس ناطقہ انسانی کو جسم سے تعلق اور
 وہ انتظام جسمانی میں مصروف رہتا ہے ہی طرح ایک قومی پادشاہ
 جسے ہمارے اعلیٰ حضرت ہیں انتظام مہام سلطنت میں مصروف

رہتے ہیں جیسا کہ طبیعت انسان کو بعض اوقات امراض لاحقہ کے
 د فیصلہ کی فکر و امنگی ہوتی ہے۔ سی طرح بادشاہوں کو علاج امراض سلطنت
 کے لئے فکر و تدبیر ہوتی ہے۔ کوئی قوم یا کسی ملک کے ترقی کے
 اسباب اگر دیکھے جائیں یہی دو امپراطور جاتے ہیں ایک یہ کہ
 حاکم کا طرز عمل و حکم و فرمانہ ایسے اصول پر مبنی ہو جس سے رفاہ عام
 اور امن و امان کا قیام پایا جائے۔ ہمارے ہی حضرت کے عہد میں ہر
 قوم و ملت کے لوگ آزادی سے بسر کرتے ہیں اور ہزاروں ویرانہ
 و جنگل میں لاکھوں روپیہ خلیاتق نے صرف کیا اور عمارتیں تیار
 کیں جس سے پوری دلیل ثابت ہے کہ کس قدر اطمینان اور امن و
 امان کو یہاں یوٹا فیمو ترقی ہے۔ کہ ویرانہ اور جنگل شہر کا نمونہ
 دکھائے دیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ قوم و رعیت کے جانب سے تعمیل

احکام حاکم باتفاق و طیب خاطر بنجوشنودی باطن و ظاہر ظہور میں آئی
 اسکی تصدیق اکثر اوقات یہاں ہوتی گئی۔ چنانچہ رعایا سے دکن کے
 ان حالات کے نظر کرتے کہ جملہ ممالک میں قوانین و ضوابط کے
 واقف نہ ہونے اور خلاف عادات احکام کو مکروہ اور قانون کی بظاہر
 سختی کو دارو سے تلخ کی طرح ناگوار احساس کرنے سے ابتدا
 وہاں کی رعایا کی جانب سے اس قانون کے پیش رفت و تعمیل
 میں فراحت و دقتیں لاحق ہوئیں۔ اور یہاں رعایا ہر ایسے حکم کی
 تعمیل اور قوانین و ضوابط کے نفاذ میں کسی طرح فراحم و مغل نہ ہوئی بلکہ
 بنجوشی تمام قبول کی۔ لہذا یہ امر قبول کیا جاتا ہے کہ یہاں کی رعایا
 اپنے مالک کی بے انتہا مطیع و فرمانبردار اور وفادار ہے اور پورا
 بھروسہ اپنے مالک کے انتظام پر رکھتی ہے۔ جسکا کی طرح اندازہ

نہیں ہو سکتا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت ظل الہی و جناب
 خلافت پناہی کی ہمت۔ ملکی زفاہ۔ ملکی آسائش ملکی ترقی۔ ملکی
 سرسبزی۔ ملکی آبادی کی طرف بدل مصروف ہے جس کے روشن
 آثار دنیا کے سامنے شاید عادل موجود ہیں۔ اس عام رعایا پروری
 میں خاص ملک دکن کے قدیم سواکرٹھ رعایا ہی ممتاز اور سرسبز و فراز
 نہیں ہے بلکہ جیب ہم مردم شماری کے تختہ پر نظر ڈالتے ہیں
 تو ہمیں ماز کے ساتھ یہ دعوے کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے ظل اللہ
 کی امن پسند حکمرانی اور ہمارے جہان پناہ کے امان طلب
 بادشاہت کا شہرہ دور دراز ممالک کے رہنے والوں کو بھی گرویدہ
 مرحمت بنایا ہے۔ جو اس تھوڑے زمانہ میں ممالک یوے پ و ایشیا
 وغیرہ سے ہر قوم مہرلت کے اور ہمیشہ اور ہر کمال اور ہر فن کے

لوگ زائد از چپاس نہر اپنے موروثی مولد و وطن کو خیر باد کہے حضرت
 ظل الہی کے ملک کو مسکن بنائے ہیں اور سب کے سب عزت و
 آبرو اور دولت و ثروت و آرام و راحت کے ساتھ خدام عالی کے
 سایہ عاطفت میں پرورش پا رہے ہیں۔

اس موقعہ جشن سالگرہ مبارک میں کافی نام جملہ خاص و عام یعنی عالم و جاہل
 امیر و فقیر ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی۔ دیسی۔ پردیسی۔ نے
 علی الاعلان بیچو دانہ جوش طبیعت سے اپنی نموش حالی کو آشکارا و سرک
 اظہار کیا۔ اس عام خوشدلی نے ثابت کر دیا کہ ملک کن کی خوش قسمتی
 ہے یہ دونوں امر تیسرے ہیں یعنی بادشاہ عدل پرور ہے اور اسکی رعایا
 بچان و دل اسکی نثار اور فرمانبردار۔

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت کے تصنیف و تالیف سے گلزار کن سرسبز

وشاداب اور الوان توجہ سے چمن سلطنت گلزار ہے۔ رائج انتظام سے
 دماغ ملک و ملت معطر آبیاری عدل و داد سے شجر دولت شمر و بارور۔
 قاعدہ ہے کہ جو عمل بے ریا ہوتا ہے اس میں نمایش نہیں ہوتی ہمارے
 علیہ حضرت نعل الشہین او نگو کسی نمایش کی ضرورت نہیں ہر کام اون کا
 بے ریب و ریا خاص برائے امن و آسائش نندگان خدا ہوتا ہے۔ اس لئے
 چمن سلطنت نتائج ثمرات نیک سے جلوہ نما ہوتا ہے۔ ہمارے ہی
 آقاے عالی تبار کے۔ اس عہد مبارک حکمرانی شانزدہ سالہ میں جاری
 ویسراے بہادر سلطنت ہند ہر ایک اپنے زمانہ حکومت میں یکے
 بعد دیگرے۔ اور دوشہنہ راہہ جلیل القدر معزز خاندان شاہی علیہ جنابہ ملکہ
 قیصرہ ہند ادام اللہ اقبالہا واجلالہا تشریف فرماے حیدر آباد دکن و سوا
 ہو کر بخوشی و خرمی تمام مراجعت فرمائے۔

ہمیشہ دیکھا اور سنا گیا ہے کہ بادشاہ صرف اصول انتظامات اور کلیات
مہام پر نظر غور فرماتے ہیں۔

ہمارے اعلیٰ حضرت نہ صرف انتظام کلیات مہام پر نظر فرماتے ہیں بلکہ بذات
خاص ہر کام کے کامل نتیجے کو بھی ملاحظہ میں لاتے ہیں۔ کیفیٹ کو نسل
کی کارروائی کی رپورٹیں حضرت کے ملاحظہ میں پیش ہوتی ہیں اور اختلافی
مسائل کا فیصلہ اعلیٰ حضرت بذات خاص فرماتے ہیں۔ امرائے جلیل کے
باہمی تنازع کا فیصلہ حضرت ہی کے ذات تقدس سمات سے متعلق ہے
الغرض حضرت کے در دولت سے امیر و غریب صغیر و کبیر مستفید و بمرہور
اور محتاج و فقیر باب عالی پر یاریاب و فیضان داد و دہش سے کامیاب
و تونگر ہوتا ہے۔ ہر سفیث اپنی داد کو ہر سمت اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔
پیرو مرشد کے مبرانہ حکمرانی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ

حضرت نے سوا کروڑ رعایا تحلف المذاہب کو جو آزادانہ بسر کرتے ہیں اپنے
 حُسن جہان بینی کا والد و شہید بنا لیا ہے جو حضرت کے فرق مبارک
 سے اپنی جان و مال و اولاد کو تصدق و نثار کرنے اپنا فخر جانتے ہیں اور
 ہر سر موے زبان شکر گزار ہے ہم سب غلامانِ جانِ تبارانِ صرف خاص
 بھی بحیثیت رعایا عموماً مساوی ہیں۔ مگر خانہ زادانِ صرف خاص کو تصدق
 قربتِ نعلینِ مبارک جو شرفِ خاص حاصل ہے اور کسی کو نہیں جس صیغہ
 معزز ارکانِ خاندانِ شاہی بغارِ البالی و خوشحالی پرورش پاتے ہیں
 ہم سب جانِ تبارون کو بھی اعلیٰ حضرت اوسی صیغہ سے علی قدر مرتب
 پرورش فرماتے ہیں یہ نسبت دوسرے صیغہ جات کے ملازمین کے
 ہمارے عروجِ طالع نے یہ اختصاصِ خاص حاصل کیا ہے کہ حضرت نے
 اپنے خانہ زادانِ خاص میں ہم کو شامل فرمایا ہے اسکے علاوہ اور نہارون

طرح کی پرورشات ہیں چنانچہ اس صنیعہ میں بیوگان گھر بیٹھے پرورش پاتے ہیں بہت سے مفلس محتاج اور یتیم بچے اور وظیفہ خوار آسائش و آرام سے روٹیاں کھاتے ہیں

اگرچہ بادشاہان سلف کے وقت میں اس صنیعہ صرف خاص کی ترقی ہوئی مگر ہمارے خداوند نعمت کے عہد مہدلت مہد میں جس قدر تہذیب و آراستگی کی تکمیل ہوئی اس کے معائنہ سے ہم بدل و جان کہہ سکتے ہیں کہ **اللّٰهُمَّ زِدْ قَرْدًا وَلَا تَقْصُ**۔ اس علاقہ

میں جتنے صنیعے جو ایک مہذب سلطنت کو درکار ہیں سب موجود ہیں یعنی۔ عدالت۔ مال۔ تعمیرات۔ طبابت۔ صفائی۔ تعلیمات

فوج۔ پولیس۔ محاسبی۔ منصب۔ وظیفہ۔ انعام۔ اوقاف وغیرہ وغیرہ۔ ان سب صنیعہ جات کی نگرانی علاوہ انتظام امور سلطنت کے

حضرت ہی کی ذات خاص پر ہے اور توجہ خسروانہ سے سب کام کا
انتظام بخوبی جلوہ گر ہے۔

احاصل حسب قدر نعم الہی اور مراحم شایہ شاہی ہمہ پر بندہ دل میں اوسکے
اظہار کے لئے زبان ناتوان قاصر ہے اور قلم زبان متغیر اب بحکم
فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاَشْكُرْ لِي كَلَّا كُفْرًا
بعد ذکر مختصر تذکرہ ادائی شکر واجب اور ختم اس اڈریس کا فقرات
دعائیہ پر مناسب۔

الہی تو اپنے اس سایہ رحمت کو تا قیام شمس و قمر ہمارے سر پر
قائم رکھ۔ اے خدائے دو جہان آفرینندہ زمین و آسمان
دہندہ تخت و تاج ہمارے بادشاہ عالی وقار ہمارے آفاے بلند
تبار ہمارے ولی نعمت والی ملک و ملت اعلیٰ حضرت قدر قدرت

فلک تربت کوتا دوران ہیر سلطنت پر کامران اور مملکت دکن
 اس خسرو عادل و باذل کے زیر فرمان رکھ۔ اور اس جشن سالگرہ کو
 مانند عمر خضر ز سیح سال ببال جاودان رکھ۔ اکھ ہمیشہ ستارہ قبال
 واجلال بہارے بادشاہ رعایا پر و انصاف گستر کھلے یو ما فیو ما عروج
 پر رہے۔ اور جو بدخواہ اعلیٰ حضرت و سلطنت ہو وہ ہمیشہ آتش قہر
 ایزدی میں خاکستر رہے۔ آمین ثم آمین ثم آمین۔

قطعا

جلوہ گر چرخ بخت بکشت بہ خوشیدیر ما	شاہ کی عجبی مرادین ہون آئین رخا
شاہ و باد رہتے تابہ ابدیا اللہ	خسرو ملک دکن بادشاہ ظلال اللہ
میر محبوب علیخان نظام آصف جا	میر تقی علی

نقل اسپچ اقدس بجواب ڈریس ملازمین صرف خاص

۴۔ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

میرے خاص وفادار ملازمین۔

جب تم سبھوں نے یہ جلسہ کر کے مجھے اڈریس دینے کی خواہش ظاہر کی۔ تو میں تمہارے مجتہانہ خواہش کو پورا کرنا اس خیال سے مناسب سمجھا کہ تمکو میرے سالگرہ کی خوشیاں منانے کا

دھرا تمہارا حق حاصل ہے۔ کیونکہ تم میں اکثر نہ صرف میری رعایا ہو۔ بلکہ میرے ملازمین بھی ہو۔ اور بھی ایسے ملازمین

جہنکو زیادہ تر خاص مجھ سے تعلق ہے۔ اور نیز تم میں اکثر ایسے ہیں جنکے ابا و اجداد کو میرے بزرگوں کے ساتھ ایسی ہی

خیر خواہی و تعہدیت ہی جیسے کہ (مجھے یقین ہے) تم کو میرے ساتھ
 ہے۔ اس تمکاری خوشی اور جوش صداقت کو دیکھ کر میں بہت
 ہی خوش ہوا۔ کیونکہ ہر انسان میں ایک خلقی عادت ہے کہ
 جب وہ اپنے آس پاس رہنے والوں کو خوش دیکھتا ہے۔ تو
 خود بھی خوش ہو جاتا ہے۔ اور یہ امر لازم و ملزوم ہے کہ خوش
 رکھو خوش رہو تمہنے اپنے اڈیس بلین نواب و سیراے بہادر کی
 ایک ایسی چیز کا ذکر کیا ہے جس میں انھوں نے اپنی امید قوی ظاہر کی
 تھی کہ میری عہد حکومت میں میرے رعایا کی وفاداری اور رضامندی
 روز افزون ہوگی۔ اور میری بھی اس وقت یہی امید تھی اور اس
 سالگرہ کے جلسوں کے جوش صداقت سے بخوبی ثابت ہو گیا
 (اور محل شکر ہے) کہ خداے ذوالجلال نے اپنے فضل و کرم سے

ہمارے اس امید کو اچھی طرح سے برلایا اور زیادہ تر خوشی مجھے
 اس وجہ سے بھی ہے کہ طلبہ تھے بے باہمی اتفاق اور دوستی کا
 نمونہ ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ میری خوشنودی ہمیشہ
 اسی میں ہے اور یہی گلی کہ میری تمام رعایا اور علی الخصوص میرے
 تمام ملازمین میں بہر حال باہمی اتفاق رہے جس طرح سے رنگ
 اور گل تو ام میں اور جس طرح سے مشک اور بونہر ہم ہیں اور ہر
 ایک اپنے اپنے حوصلہ کے مطابق نیک نیتی کے ساتھ اپنے
 فرائض کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

فوارے کا پانی وہ گڑبگڑا اور ٹھکرا	گر سرکشی پر اپنے سرکش کو مانہ ہوگا
باغ جا نہیں اُصف مانند شاخِ ثمر	جو سفر و گیر گا وہ سفر فراز ہوگا

ساتوان اڈیس صفائی چادرگھاٹ واقع ملک پیٹ

۹۔ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

اعلیٰ حضرت سکندر شوکت جم مرتبت خداوند نعمت خدا یگان

حضور پر نور بندگان عالی متعالی مظلہ العالی

بشرف عرض باریابان میر

حضرت کے جان نثار اور وفادار رعایا جو بشمار زاید از یک لک

احاطہ چادرگھاٹ کے اندر آئے ہیں بکالت و وساطت اراکین

مجلس صفائی چادرگھاٹ اعلیٰ حضرت کی چونتیسویں سالگرہ مبارک کے

نیک ساعت اور مسعود موقع پر اپنی اس وفات شاعری و جان نثاری کی

اظہار کی جو ہمارے دلوں میں حضرت کے نقشِ نقیس اور حضرت کی ریاست و حکومت کے ساتھ اسخِ پین بعدِ عجز و نیاز اجازت چاہتے ہیں۔

حضرت کے پر فیض و برکت و پر جلال و ابھرتے عہدِ حکومت میں حضرت کے جانِ نثار رعایا کا ہر فرقہ اور ہر طبقہ اپنی زندگانی بلا خوف و خطر آرام و آسائش کے ساتھ بسر کرتا ہے اور اپنے اپنے مشاغل میں مشغول رہتا ہے کیونکہ ہر کہ و مہ کو معلوم ہے کہ ہمارے سرورِ حضرت کی معذرت کا سایہ ہر وقت موجود ہے اور ہماری نیک و بد پر ہمیشہ اسی طرح حضرت کی نظر رہتی ہے جس طرح پدرِ شفیع اپنی اولاد پر نظر رکھتا ہے حضرت کے عہدِ مبارک مہدیین ہم رعایا کی حاجت روائی کی طرح پوزداری گئی ہے کبھی ہمارے بزرگوں کو نصیب نہ تھی

اور نہ نظیر و سکی ہماری تانچ میں موجود ہمارے لئے عدالت ہے دیوانی
 و فوجداری مقرر فرمائی گئی ہیں جن میں ہمارے قضا یا رحم عدالت کے
 ساتھ فیصلہ ہوتے ہیں ہمارے بیاریوں کے لئے شفا خانے
 اور دوا خانے اور ہماری اولاد کی تعلیم کے واسطے مدارس
 ہمارے معمورات کے حفظ و صحت کے واسطے محکمات صحتائی
 اور اسی قسم کے ہزاروں وسیلے ہماری آسائش کے ہیں
 فرمائے گئے ہیں جبے ہم جان نثار رعایا شب روز بلا امتیاز قوم
 و ملت متمتع ہوتے ہیں اور جن بغتوں کے شکریہ میں ہم سب رعایا
 ایک زبان ہمیشہ خداوند عالم و عالمیان و خالق کون مکان کی درگاہ
 میں حضرت کی دولت و اقبال و ازویاد عمر کی دعائیں مصروف رہتے
 ہیں پدائیں یارب العالمین۔

عما و الملك	محمد امجد علي خان	ميرزا محمد سي خان	اسے حے ڈنلاپ
نرسنگ گيرجي گوساين	برجن لفظ کزنل لاري	وارا ب جي وسيلجاني	غیر جنگ
محمد عبدالغفور	سينواس راو	مير قمر الدين	سيد محمد النور خان
محمد عبدالغني	مير کاظم علي	ايچ سيٹولنس	احمد مرزا
	جي يم وارنر	بجي بوبوکانن	

آنحضور اٹریس تعلیمات واقع ملک پیٹہ

۹ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر شوکت نوشیروان معدلت
خداوند خدایگان حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
بشرف عرض اقدس میرساند ہم تمام کم عمر عیایاے
جان نثار جو حضرت کے لصدق سے مدارس ملک میں تعلیم پاتے
ہیں نہایت ہی عجز و نیاز کے ساتھ اسوقت موقف ادب میں ہستاد
ہو کر اپنے آقائے نعمت کو سلام اور اون کے روبرو کچھ عرض دعا
کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ہم جان نثار جو حضرت کے

سایہ عاطفت میں پرورش پاتے ہیں آج کے روز حضرت کی ولادت اور
 حضرت کی مسند ریاست کی خیر خواہی اُن کے دل میں بیکار رہی ہے
 متوجہ جوش زلزلہ ہے اور کیوں نہ ہو کہ ہر تقریب سالگرہ مبارک میں
 حضرت کے ہر جان نثار کو اُس مسعود روز کا خیال گزرتا ہے جس روز
 اُن کی قسمتوں کی خوبی سے ایسا کرم و رحیم پادشاہ اُن کے واسطے
 خداوند عالم نے مقرر فرمایا۔

ہم جان نثار اگر محامد و مکارم کا شمار کرنا شروع کریں تو نہ وقت
 اس کے واسطے مساعدت کر سکتا ہے اور نہ کاغذ و قلم کافی ہو سکتا ہے
 مگر علاوہ ان عام غلیتوں کے جن سے حضرت کی تمام رعایا مستمع
 ہوتی ہے ہم جان نثاروں کو ایک خاص لغت کا شکریہ ادا کرنا
 اس موقع پر ضرور ہے جس میں ہمارا کوئی شریک نہیں ہے اور وہ یہ ہے

کہ حضرت کی شانمانہ رعایا پروری کے طفیل سے ہم کم عمر عیالی صلاح
 معاش و معاد کے واسطے جا بجا معذنیہ ذرائع تعلیم و تربیت ہوتا
 ہو گئے ہیں بحدیکہ کوئی تعلقہ اور کوئی معمورہ کلان ایسا نہوگا کہ جہاں
 حضرت کا صدقہ جاریہ موجود نہ ہو۔ پیر و مرشد کے عہد عدالت میں
 علوم و فنون کو جس قدر ترقی ہوئی ہے اسکو صرف تصرفات و جود
 باج و حضرت پادشاہی سمجھنا چاہئے یعنی ہر سال حسب طرح مبارک
 گاہین سالگرہ کی شمار میں ترقی کرتی جاتی ہیں اسی طرح نہال علم
 و فن کو بھی سال بسال نمو حاصل ہوتا جاتا ہے۔

اس امر کا مختصر بیان بے موقع نہوگا کہ گذشتہ چالیس سال

کے عرصہ میں خصوصاً حضرت کے جلوس مہنیت مانوس کی تاریخ

سعید سے اس وقت تک تعلیم نے کس قدر ترقی کی ۲۶۴ الف میں

نواب سالار جنگ مرحوم اول نے ابتداءً اندرونِ بلدہ دارالعلوم
 کی بنیاد ڈالی اور مجلس تعلیمات بصدارت نواب علی محمد خان بہادر
 مستمد الدولہ قائم کی جب یہ خبر منتشر ہوئی تو اضلاع سے دستخیز
 اتنا شروع ہوئے۔ بناءً علیہ ۱۲۶۹ھ فین ایک اعلان بدین
 مضمون شائع ہوا کہ ہر ایک تعلقہ میں دو اور ہر ایک ضلع میں ایک
 مدرسہ خفیف اجرت تعلیم کے ساتھ دین گرائی مجلس موصوفہ کھولے
 جائیں گے چنانچہ اس طور پر تمام ممالک محروسہ میں تعلیم کی ترویج
 ہوئی ۱۲۷۸ھ فین بذریعہ جریدہ اعلامیہ تعلیمات کا تعلق صیفہ متفرقہ
 کے مقصد سے کیا گیا اور قواعد مضبوط ہوئے اور مقصد و ناظم تعلیمات
 ملکی مقرر ہوئی۔

۱۲۸۰ھ فین انجینئرنگ کالج کا افتتاح تعلیم خاص کی اشاعت

کے لئے بصدارت مٹروکلکشن ہوا ۸۲ ۱۲ ف میں ایک انجیل
 اسکول چار گھاٹ بصدردر سی مٹروکلکشن لگایا اور ۹ ۱۲
 میں وہ اول درجے کا کالج بن گیا جس نے رفتہ رفتہ انتہائی تعلیمی
 ضرورتوں کو پورا کر دکھایا اور اب اسے نظام کالج کے نام کا افتخار
 حاصل ہے۔

تعداد طلبہ	تعداد ادملارس	سنت
۶۸۸۰ تھی	۱۵۱	۱۳۰۵ فیلین
۲۳۸۷ تھی	۵۵۰	۱۲۹۷ ف
۵۲۹۰۱ تھی	۷۵۳	۱۳۰۵ ف
۵۵۲۲۹ تھی	۸۱۲	۱۳۰۶ ف
مترقوم مندرجہ ذیل میں معلوم ہو گا کہ تعلیم سنوں نے بھی ترقی کی ہے		

تعداد طلبہ	تعداد مدارس	سنت
۱۲۳۰ تھی	۲۰	۱۲۹۵ ف
۳۹۳۰ تھی	۶۸	۱۳۰۵ ف
۴۳۸۴ تھی	۷۲	۱۳۰۶ ف

غرض حضرت کے جلوس مہینیت مالوش سے اسوقت تک تعداد مدارس میں (۶۶۱) کی اور تعداد طلبہ میں (۴۸۳۶۹) کی ترقی ہوئی تھی اور اسوقت تک حضرت کے طفیل سے ملک میں تین کالج موجود ہیں جن میں (۱۱۵) طلبہ اعلیٰ درجے کی تعلیم پا رہے ہیں آخر میں ہم جان نثار طلبہ مدارس اور بہار کے اساتذہ اور تمام اہل لیان سرشتہ تعلیم اپنے آفاقی نعمت اور ان کے صاحبزادہ بلند اقبال کے حق میں نہ دل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم و عالمیان جس نے

اپنے کلام مجید میں اجابت دعا کا وعدہ فرمایا ہے حضرت کو اور
 حضرت کے نونہال باغ سعادت و اقبال کو صدوسی سال سلامت
 رکھے اور ہمیشہ حضرت کے مقاصد بر لائے اور ہر مہم اور ہر ارادہ
 میں کامیاب کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

نقل جواب متشددہ حضور پر نور

میرے بدل عزیز طلبا اور ارکان صفائی چادر گھاٹ
 تم طلبا کا اڈریں لینے میں مجھے ایک خاص قسم کی خوشی حاصل
 ہوئی۔ کیونکہ تمہاری ترقی علم و فضل میں بہ مقابل دیگر امور کے مجھے
 زیادہ دلچسپی ہے میں تم کو اپنے گلشن ریاست کے ہونہار بچے
 سمجھتا ہوں اور جس طرح ہر باغبان اپنے باغ کے بڑے اشجار کی

خدائے ... سے نیا و چھ ... نے رختوں کی لٹو و نما کی نگرانی کرتا ہے
 جس طرح : زن آوجہ اپنے نو نبال آوہ : طالب العلم عیا کی طرف
 زیبا و راضی رہی ... تمھاری ترقی علم اور تحفہ سبب خدایاں سے
 میرے ملک کے لئے بہت کچھ فائدہ کی امید کی جا سکتی ہے اور
 یقیناً تم میں اکثر ایسے ہیں جو آٹھ دس سال کے بعد اس ریاست
 کے لائق و کار گزار عہدہ دار خیر خواہ و وفادار رہا یا ہوں گے پس
 اس وقت تمھارے تعلیم میں جس قدر کوشش کی جاے اس کا عمدہ
 اثر نہ صرف تمھارے ذات پر منحصر رہے گا بلکہ اوس سے تجاوز کر کے
 تمھارے ذریعہ سے ملک کی عام بھود ی و ترقی کو مستحکم کریگا پس
 تمھارے لئے یہی وقت ہے کہ تم اپنے آئندہ بھود ی کا سرمایہ
 جس قدر جلد ہو سکے جد و جہد کے ساتھ حاصل کر لین میں نے تم

ارکان صفائی کے اڈریس کو بھی بہت خوشی کے ساتھ سنا
 اور رعایا کی وفاداری اور شکرگزاری کا اظہار جو اس میں کیا گیا ہے
 میں اسکی بہت قدر کرتا ہوں جب تم نے مدارالمہام صاحب کے
 ذریعہ سے اپنے اڈریس کو طلبہ کے اڈریس کے ساتھ دینے کی
 درخواست کی تو مجھے بادی النظر میں گونہ تعجب ہوا کہ طلباء کو صفائی سے
 کیا تعلق ہے جو دونوں اڈریس ایک وقت اور ایک جگہ دئے
 جاتے ہیں مگر تھوڑے مائل سے واضح ہوا کہ صنیعہ تعلیم رعایا کی قلب
 کی صحت کے طرف متوجہ ہے اور صنیعہ صفائی رعایا کی جسمانی
 صحت کا نگارن ہے غالباً صفائی کے اڈریس کو طلباء کے اڈریس
 کے ساتھ شریک کرنے سے طلباء کے لئے یہ اشارہ ہے
 کہ وہ علم حاصل کرنے کے شوق میں اپنی جسمانی صحت سے غافل

نہوں اپنی دماغی ریاضت کے ساتھ بدنی ورزش کو فروگداشت
 نہ کریں مین اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ
 قلب و قالب میں کچھ ایسا تعلق ہے کہ ایک کی تھذیب دوسرے
 کی نشاۃ الٰہی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے اور تعلیم کے بھی دراصل ہی
 معنی ہیں کہ انسان کا تمام قوے شائستہ ہو جائیں پس جسم ضعیف
 کے ساتھ پڑنا لکھنا اچھی طرح حاصل ہونا ممکن نہیں اور مجھے بخوبی
 یاد ہے کہ نظام کالج کے سابق پرنسپال مسٹر ماڈسن (جنکی وفات کا
 افسوس منور ہم سب کو ہے) اس بات پر بہت زور ڈالتے تھے
 اور انچین کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ ہمارے کالج اور عام طور سے
 ہمارے صیغہ تعلیمات میں طلباء کو علم کے شوق کے ساتھ اسپورٹس کا
 شوق بھی ہے اور ہمارے کالج کے طلباء محیطِ کیم کے امتحانات

مین کامیاب ہوئی کی خواہش رکھتے ہیں اس طرح کرکٹ و دیگر عمدہ
 اسپورٹس میں مشغول ہو چاہتے ہیں مین امید کرتا ہوں کہ سہ ماہیہ
 اپنے طلباء کو ہر دو قسم کی تعلیم کی ہر طرح سے تحریص دلانے میں ہرگز
 دریغ نہ کریں گے تقریباً چار سال قبل میں نے نظام کالج میں اسپیچ
 دی تھی اُس وقت میں نے مذہبی تعلیم کی ترغیب دلا کر یہ ریمارک
 کیا تھا کہ ”علم بے پابندی مذہب آئینہ حلب بے صیقل ہے“ میں
 بہت خوش ہوا کہ صیغہ تعلیمات نے اُس ریمارک کا سحناظ اپنے
 موجودہ سلسلہ تعلیم میں رکھا ہے اور اکثر مدارس میں طلباء کے
 مذہب و اخلاق کی دوستی کی نگرانی کی جاتی ہے تعلیم نشوان کی ترقی
 جو طلباء کے ادریس میں بتائی گئی ہے اُس سے بھی ننھے کامل
 اطمینان حاصل ہوا۔

میں اخیر میں اپنے ملک کے مدرسوں کے ذہن نشین یہ
 بات کیا چاہتا ہوں کہ انکی ذمہ داری طلباء کی تعلیم کی نسبت اس
 قدر بڑی ہے کہ جس کا اندازہ ممکن نہیں۔ دیگر عہدہ داروں کا ذمہ
 صرف یہی ہے کہ رعایا کی موجود حالت کو درست کریں اس کا
 اندازہ سر درست کیا جاسکتا ہے مگر اساتذہ کا ذمہ یہ ہے کہ آئندہ
 ہونہار رعایا کے خیالات و عادات کی درستی کیو اسطے۔
 پیش بندی کریں۔ اس کے حسن و قبح کا اندازہ فی الفور نہیں کیا
 جاسکتا دیگر عہدے دار ملک کی گھڑی کے کانٹوں کو اگر غلط چلیں
 تو کچھ کھانچ کر درست کر دیتے ہیں۔ مگر اساتذہ کا کام گھڑی کے
 اوزار کے پرزوں کو اور رقار کو درست کرنا ہے تاکہ تمام ملکہ
 گھڑی کو غلط چلنے نہ دیں پس اساتذہ کو لازم ہے کہ اپنے اس

اہم کام کو بہت لگ رہی ہے کے ساتھ انجام دین اور حتی المقدور اپنے طلباء کی علمی و اخلاقی تعلیم میں ایسی کوشش بلیغ کریں کہ وہ اپنے خاندان کے فخر اور اپنے قوم کے ممتاز اور اپنے ملک کے باعث ناز ہو جائیں۔ قطرہ ابر نیسان سے جیسے صدف میں گوہر ہوتا ہے شمع مہر تابان سے جس طرح کوہ میں لعل احرار ہوتا ہے فیض علم سے اسی طرح انسان صاحب جوہر ہوتا ہے۔

قطرہ

علم کی قدر کرو قدر کرو	شکو اللہ نے بخشی ہے اگر طبع سلیم
سمجھ سمجھو وہ نکلتا اور وہاں سرور و نور	ویکھو دیکھو وہ کتنے چین جید اور قہم
علم ہے اسکی دوا اور دوا بھی کیر	کہ جمالت بھی ہے منجملہ امراض سقیم
طالب علم ذکی اور ہوشیار و شفیق	کیون پسندیدہ ہوں اسی تعلیم تعلیم

<p> علم کی وجہ سے تھی حضرت لقمان بھی حکیم عزت اسکی ہر زمانہ میں جو کھلا ہے فہیم مشکاتِ فکر کی نہ یہ عنبرِ سارا کی شہیم گرچہ تقدیر عطا جسکو کرے ربِ کریم علم وہ شے ہے کہ اللہ کا ہر نام علیم </p>	<p> فہم و دانش کی ترقی کا یہی باعث قابلِ صحبتِ شایانِ سلاطین یہی دینِ دنیا میں جو پہلی تو اسکی خوشبو ایسی دولت کیلئے کوشش و محنت ہر ضرور یہ جو اظہاف نے کہا غور سے اسکو سمجھو </p>
--	--

نَوَّانِ سپاسنامہ

منجانب رعایای حیدرآباد و کن واقع ملک پٹ

جواب سپاسنامہ

از حضرت پیر و مرشد بندگان عالی متعالی خلد اللہ ملکہ

قصیدہ مدحیہ و دعائیہ

گزارانیدہ

خانہ زاد کشتن پشاد عظمیٰ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سپاسنامہ ناپیر منجانب عامہ عیائے ملک کن
 بحضور فیض گنجور اعلیٰ حضرت قدس ظل اللہ عالمینہ فتح جنگ
 نظام الدولہ نظام الملک صفحہ نواب محیو علی خان بہا
 جی۔ سی۔ یس۔ الی۔ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ و زیادتہ عمرہ اقبالہ

اللَّهُمَّ مَتِّعِ الْخَلِيقَ بِطَوْلِ حَيَاتِهِ وَضَاعِفِ ثَوَابِ جَمِيلِهِ
 وَحَسَنَاتِهِ وَأَرْفَعْ دَرَجَاتِ أَوْلِيَائِهِ وَوَلَاكِهِ وَدَمِّرْ عَلَى أَعْدَائِهِ
 وَشُنَائِهِ بِأَتْلَى فِي الْقُرْآنِ مَرَاتِلَهُ وَأَمْرٌ بَلَدُهُ وَلِحَفْظِ وَلَدِ الْإِيمَانِ يَا أَرْحَمَ

تہنیت گویان عامتہ قیصر و قفقو باد

خسرو اسال نواز یحییٰ علیہ طرب محمود باد

تا ازل سال کہن برگشتہ بہر تھنیت	جملگی در ساحتِ سال نوت محصور باد
---------------------------------	----------------------------------

میر محبوبِ علیخان آفتابِ غروب
 این مبارک نام یارب تا ابدہ کو باد (چیز) نوت

حضرات

نوت

مجھے اس وقت میرے وفورِ سرت اور جوشِ عقیدہ نے کس قدر گستاخ کر دیا ہے
 لہذا میں اپنے خداوندِ نعمتِ ظلِ سبحانی کی بارگاہِ بکمالِ عجز و انکسار اس جہت
 اور گستاخی کی معافی چاہ کر آپ صاحبِ عون کو تھوڑی دیر کے لئے اپنی توٹی بھجوٹی
 تقریرِ کیطوف متوجہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی یہ استدعا ہے کہ آپ حضرات میری
 عبارتِ آرائی یا بندشِ الفاظ یا شاعری وغیرہ کی طوفِ خیال نکیرین۔ بلکہ خدا صفاغ
 ماکہ پر عمل فرمائیں۔

آدم پر مطلب

سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَصَدِّ شُكْرُكَ آجِ وَهُوَ مُبَارَكٌ رَوْزِہٖ كَمَنْہُمْ مَا یُحِیْرُ

میرے بادشاہ ذیجاہ کا نام مبارک اس طرح محبوبِ خلائق اور حرزِ جانِ رعایا ہی جیسا کہ

محبوبِ خدا ہے پاک کا نام مقدس امت کا ایمان ہے۔ (حیرت، ہرمان)

معرفت اور پیشوایانِ شریعت کے نزدیک یہ امر مسلمہ ہے کہ جب تک بادشاہِ قوت

مقبولِ خاصانِ خدا اور محبوبِ اہلِ دل نہیں ہوتا وہ ہرگز عزیزِ دل اور مقبول

رعایا نہیں ہو سکتا۔ (حیرت)

بس ہمارے محبوب بادشاہ کی ہر دلِ غریزی سے پورا ثبوت مل سکتا ہے

کہ آپ کی فائز با صفات محبوب اور مقبول اہلِ دل بھی ہے۔ (حیرت)

اس محبوبیت اور مقبولیت کی شان میں حضرت جامی علیہ الرحمہ نے ایک شعر

فرمایا ہے جو میرے ممدوح سکندرِ شوکت کے لائقِ مدح ہے۔ میں اس شعر کی

قدر اور داد آپ کے آنِ دلون سے چاہتا ہوں جنکے دلون میں ہمارے

بندگان بارگاہ خداوندی نعمت کو پیرو مرشد کے قدم مہینت لزوم کی

بادشاہ دیجاہ کے محبت کا جوش ہے۔

دیکھو تو سہی کہ آپ حضرات اس شعر کے سننے کے بعد کیسے از خود رفتہ ہونگے

اور جوش مسرت سے خوشی کے نعرہ نہ ماریں گے وہ ہوندا۔

اے تراقہ خوب وابر و خوب و زلف و چہرہ خوب

برزبان اہل دل نام تو محبوب القلوب۔

(بہت زور سے چیر رہا ہے)

حضرات بادشاہان سلف اور حکامان حال نے بہت سی ریاستیں فتح کیں

اور بڑے بڑے ملکوں پر اپنا سکہ جمایا۔ مگر ہمارے ہر دل بادشاہ نے جو

ارسطو فطرت ہے بفضل انیز و متعال پہلے پہل اپنی پیاری رعایا کے دلوں پر

فتح پائی ہے۔ (چیر)

باریالی کا اعزاز و شرف حاصل ہے اور حیدر آباد دکن کی تانچمین پہلا

یہ خدا واد نصرت و فتح اوج اقبال و عظمت شاہی کی دلیل ہے (چیز)

اس لئے حضرت کی ذات مجمع الصفات نہ صرف مظفر الممالک ہے بلکہ

مظفر القلوب بھی ہے (چیز) (چیز)

پس ہم سب جان نثاروں کو چاہئے کہ اس مبارک فتح کی تقرب میں نعرہ چیز بلند کریں

(میں بار چیز کے نعرے بلند ہوئے۔)

حضرات ہم اپنے بادشاہ کی اطاعت گزاری نہ صرف نکلخواری کی وجہ سے کرتے

ہیں بلکہ ہم اپنے خدائے پاک کے فرمان کی جو ہم پر فرض ہے اسکی تعمیل کرتے

ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔ واطیعوا اللہ و

اطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس ہر اطاعت گزار کو چاہئے کہ سچی عقیدت سے

اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے جو باعث سعادت دارین ہے (چیز) جو

دن ہے کہ ہم خادمان آستانِ سپہر نشان بذاتِ خود باوہ نہایت

لوگ لغو بانشائیں حصولِ سعادت سے محروم ہیں وہ اپنے حداے پاک کی
پوری نافرمانی کرتے ہیں۔

میں اسوقت آپ صاحبوں کے ہنسکے چہرہ دن کو دیکھ کر نہایت محفوظ ہوں۔ آپ کے
انبساطِ ظاہری خوش عقیدت اور سچی وفاداری کا پورا پورا ترجمان دل ہے۔

کیا اسوقت کوئی ایسا ہے جسکا دل سچی وفاداری اور بادشاہ کی محبت سے خالی
ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر ہے بھی تو النادر کا لعدوم۔ اور انکی پوری پوری
یہی شان ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ خذ اللہ علی قلوبہم و علی

سمعہم و علی ابصارہم عشاوۃ الخ۔ پس اللہ تعالیٰ جسکو گمراہ کرتا ہے وہ کبھی
راہ راست پر نہیں آسکتا۔ اور جنکے دلوں پر خدا نے مہر کر دی اسکا دل سعادت

حاصل کرنے کی تمنا نہیں رکھتا (چیز)

عامہ خلائق اپنے رعایا پر ورعد لگستہ قدرت فلک شوکت

میں آب صاحبون کو خشکے قلوب ہمارے بادشاہ کی محبت میں جوش زن ہیں
اور اپنی خیر خواہی اور سچی عقیدت سے اس مبارک جشن میں حاضر ہو کر سعادت
حاصل کر رہے ہیں اور انکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ یا باری تعالیٰ یہاں
حضور لامع النور کے خیر خواہ شاد و آباد رہیں۔ اور وعدہ پامال ہوں۔

جو وعدہ شاہ ہو بر باد ہو

اسمین یا گلچین ہو یا صیاد ہو (چیز)

اسکے بعد مہاراجہ راجہ پرشاد بہادر نے حاضرین کے طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ
حضرت کی اس مبارک تقریب کی خوشی میں میں تین بار نعرہ چیز بلند کرین۔ بھون نے
بڑے جوش و خروش سے تین بار نعرہ چیز بلند کیا۔ اسکے بعد مہاراجہ بہادر نے اڑیس
بڑے ختم کیا (اور تین بار نعرہ چیز بلند ہوئے)

آفائے ولی نعمت بادشاہ حجاہ کی تقریب سالگرہ مبارک سعودیوں
 عرض تحنیت کے لئے ہرموے تن زبان ہو کر نہایت ادب اور
 کمال عقیدت مندی کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔ نہ صرف ہمارا
 ہرموے تن اس تحنیت میں تر زبان ہے بلکہ ہم میں سے ہر
 ایک کا دل عقیدت منزل پر جوش مسرت کے ساتھ بہ ہزار
 زبان نغمہ خوان ہے۔

اللّٰهُمَّ اِنَّا بِكَ بَصِيْرٌ وَاَخَذْلُ اَعْلَانِيَةً وَاَمَلُ دُظْلَةٍ عَلٰى مَفَارِقِنَا
 يَا مَنْ يُّدْكِرُ رِقَابُ مُلُوكِ السَّرْمَانِ هُمْ نَاجِزٌ عَايَا بِمُقَابِلَةِ اِپْنِ
 اِطْهَارِ عَقِيْدَتِ وِسْطِاسِ كَزَارِيْ كِ اَلْاَرْنَ اِحْسَانَاتِ بِنِغَايَاتِ
 كَا اِنْدَا زِهْ كَرِيْنِ جُوْپِرِ وِمُرْشِدِ كِ عَهْدِ مِيْنَتِ مَحْمُوْدِيْنِ عَامَةِ خَلَاِئِقِ
 مَلِكِ دِكْنِ بِمِيْنَدُوْلِ هُوْءِ هِيْنِ تُوْهْمِ بِلَا مَبَالِغَةِ اسْ اَمْرِ كِ عَرْضِ

کرنے سے کسی طرح باز رہ نہیں سکتے کہ ہمارے اظہار عقیدت
 و سپاس گذاری کو ہمارے مجسم خیر و برکت آقائے ولی نعمت کے
 احسانات کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں ہو سکتی جو پرکاش کو نہایت
 بلند کوہ پر شکوہ کے ساتھ ہو سکتی ہے ہم جان نثار نہایت سچے
 دل سے عرض بردار ہیں کہ خداوند نعمت کے تفصیلات شائبانہ
 و مراحم خسروانہ کو تا دمِ زیست اپنے دلوں سے بھلا نہیں سکتے
 اور نہ ہمارے اخلاق حضرت اقدس کے بار احسانات
 سے اپنے سر اوٹھا سکیں گے (چیز)

ہمارے جان و مال و عزت و آبرو کی حفاظت ہماری دینیوی
 بھودیوں اور روزاقرون ترقیوں کے واسطے جو جو غیر مرقبہ
 نعمتیں عطا فرمائے گئے ہیں۔ وہ ہرگز ایسی نہیں ہیں کہ صرف

ہماری زبان اونکی شکر گزاری اس موقع پر ادا کر کے خاموش ہو جائے
 بلکہ ہمارا سر سر بھی زبان ہو کر ہماری زندگی تک ان نعمت ہائے
 بے پایاں کا شکر یہ ادا کرنے میں عذب البیان رہے تو
 ادا ہے نعمتی میں قاصر ہی قاصر شمار کیا جائے گا ۵

شکرِ نعمت نامی تو چند انکے نعمت ہائے تو	عذرِ قصصیت ما چند انکے قصصیت ما
---	---------------------------------

ہم فرمان بردار و جان نثار اہل ملک بجمال ادب اور نہایت
 معذرت اور انکسار کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ بلحاظ اصول
 تمدن و بنظر انتظام مملکت سب سے مقدم عدل گستری ہے جو
 سیاست و انصاف رسانی اور احقاقِ حقوق کا ایک اہم صیغہ ہے
 پیر و مرشد کے مبارک زمانہ میں جس قدر ترقی اس میں ہوئی ہے محتاج
 بیان نہیں ہے۔ ہر تعلقہ و ہر ضلع ممالک محروسہ کا عالیٰ میں

منصف صدر منصف ناظمان عدالت ہائے صوبہ مددگاران عدالت
 وغیرہم اور نیز بلکہ فرزندہ بنیاد حیدر آباد میں حکام و نظامائے عدالت
 اضافہ رسانی اور عدل گستری کے واسطے مامور و مقرر فرمائے
 گئے ہیں جنکے پرزور اور باقاعدہ دست و قلم سے اجرائی سیاست
 و احقاق حقوق عمل میں آتا ہے اور مزید برآں مجلس عالیہ عدالت قائم
 ہے جس میں عدالت ہائے ماتحت کے فیصلہ جات کی اپیلیں سلسلہ
 بسلسلہ ہوتی ہوئی بیابندی قوا عد جاریہ دائر و سماعت میں ہیں
 جنکو پدارت مغز حکام مجلس عالیہ عدالت کافی توجہ اور مناسب حزم و
 احتیاط کے ساتھ فیصلہ کیا کرتے ہیں یہی پیر و مرشد کی کمال توجہ عاوانہ
 نے انصاف کو اسی حد تک محدود نہیں رکھا ہے بلکہ مقدمات
 فوجداری جنہیں پانچ سال سے زیادہ سنارے قید تجویز کیجائے اور

مقدمات دیوانی جنہیں تعین مالیت دس ہزار روپیہ سے زائد ہو
 اونکا انفصال از روئے قانونچہ مبارک بذریعہ جوڈیشل کمیٹی بدقت
 شاہی میں رکھا گیا ہے۔ جس سے عامہ رعایا کو یہ امید ہوتی ہے
 کہ اونکی قسمتوں کا اخیر فیصلہ اون کے مالک اون کے آقائے
 ولی نعمت کے مبارک ہاتھوں سے صادر ہوگا۔

صیغہ طبابت جو بالکل محافظ جان رعایا ہے کس قدر آہین توسیع
 ہوئی ہے ہر محلہ میں شفا خانہ ڈاکٹری اور یونانی مقرر موجود ہے۔
 اود یہ کے مصارف اور اطباء و عملہ جات کی تنخواہوں کا بار خزانہ
 شاہی اٹھاتا ہے اور ہر طرح سے حفظ صحت رعایا کا انتظام ترقی
 پذیر ہے۔

صیغہ انتظام صفائی سے جو کچھ مفید اور کارآمد تدبیریں کی گئی ہیں۔

وہ اظہر من الشمس ہیں بلکہ حیدرآباد میں ہر فرد و شجر کو ایسا پاک و صاف
پانی میسر آتا ہے جو زمانہ سابقہ میں غیر ممکن تھا۔ قحط زدہ غریبوں کے
مزارع قلوب پر ابر رحمت و رشحات تفصلات شاہی نے وہ جانفزا
اثر ڈالا ہے کہ وہ مثل ایک شاداب و سرسبز چمنستان کے ترقی یافتہ
ہو گئے۔ اور انہیں سے ہر ایک مانند بلبیل خوش نواز زبان حال سے
بکمال شکر گزاری اس طرح نغمہ پرداز ہے (مثنوی)

اگر ہر موے من گرد و زبائے زور اعم بہر یک داستا نے
نیارم گو ہر شکر تو سفتن۔ سر موے ز احسان تو گفتن
پولیس کا انتظام جس حسن و خوبی کے ساتھ ہو رہا ہے اگر اب اس کا
مقابلہ زمانہ سابق کے ساتھ کیا جائے تو کوئی مناسبت پیدا
نہیں ہو سکتی

فوج ظفر موج سے جو امن و آسائش عامہ رعایا کو حاصل ہے اُنہیں
مِنَ الْأَمْسِ ہے۔

باب خیرات ہر وقت کھلا ہوا ہے ہمیں ذرا بھی شک نہیں ہے
کہ خداوند نعمت کی عام فیاضی اور سخاوت نام حاتم کو صفحہ ہستی سے
ہٹا دینے والی ہے۔ پیر و مرشد کی دولت ابد مدت میں متعدد
ذرائع پرورش مثل جاگیر و منصب و متفرقات فوج وغیرہ وغیرہ موجود
ہیں جن صیغوں میں لاکھوں مرد و زن و اطفال و بیوگان اپنے
کریم النفس بادشاہ گردون پناہ کے ظل عاطفت میں امن و آسائش
کیساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔

علی ہذا صیغہ مال اور ہر ایک انتظام ملک جو باوجود عمدہ حالت میں
ہو نیلے پیر و مرشد کی مدبرانہ توجہ اور اس کی مزید اصلاح و درستی پر بدرجہ

غایت مبذول ہے جس سے یقین کامل ہے کہ انتظامات
 آئندہ ایسی ترقی حاصل کرینگے کہ اپنے آپ ہی نظیر ہوں گے ہر
 ملک و ہر زمانہ میں یہ دیکھا گیا ہے اور اخبارات سے بھی اسکا
 پتا چلتا ہے کہ مختلف طبقات رعایا میں سے اکثر طبقات اگر
 فرمانروائے وقت کے خیر خواہ موافق ہیں تو کوئی نہ کوئی فرقہ
 مخالف بھی موجود ہے۔ لاکھ لاکھ شکر خداوند عالم کا ہے کہ
 اوسکے فضل و کرم سے ہمارے بادشاہ ذیجاہ کی رعایا کا ہر طبقہ
 ہر فرقہ اور ہر مذہب و ملت کا آدمی تہ دل سے اپنے بادشاہ پر
 جان نثار ہے اور بقیہ سالگرہ مبارک اظہار مسرت کرنے
 اور خوشی منانے میں خصوصاً رعایا کے ملک دکن اور عموماً ایک
 خاص دلچسپی ہو رہی ہے۔ ان امور سے پورا ثبوت اسکا ملتا ہے۔

کہ ہمارے آقائے ولی نعمت اس قدر ہر دل عزیز ہیں کہ ہر خاص و عام
 کے دلمین خلوص کے ساتھ ایک بحر محبت جوش زن ہو و حقیقت
 یہ جوش محبت جو اس وقت دیکھا جا رہا ہے ایک قدرتی جوش ہے
 کسی شخص کے امکان سے باہر ہے کہ ایسا جوش جس کا تعلق
 صرف قلوب عامہ خلائق سے ہے خود پیدا کر دے۔

پس بنظر حالات موجودہ ہم جان نشان ملک و دولت پروردگار
 عالم کا لاکھ لاکھ شکر بجالاتے ہیں کہ ہمارے ہر دل عزیز و کریم النفس
 رعایا پروردگار گستر پادشاہ عالم نپاہ کا مبارک عہد نصیب ہوا ہے۔

خدا یا برحمت نظر کردہ	کہ این سایہ بر ملک گسترده
-----------------------	---------------------------

اب ہم ناچیز رعایا نہایت ادب کے ساتھ اپنی طول کلامی کی معافی کے
 خواستگار ہو کر بخلوص عقیدت ہم خود اور پبلک کے جانب سے

خدام بارگاہ فلک اشتباہ کے حضور میں اس تینتیسویں سالگرہ
مسعود کی مبارکباد عرض اور اپنی تقریر کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں۔

مثنوی

جہان آفرینت نگہار باد	جہانت بکام و فلک یار باد
زوال اختر و شمنست سوختہ	بلند اخترت عالم افروختہ۔
وزاندیشہ بر دل غبارت مہا	غم از گردش روزگار مہا
ز ملک پر اگندگی دور باد	دل و کشورت جمع و معمور باد
بداندیش را دل چو پدیرست	تنت باد پیوستہ چون دین و سنت
دل و دین و اقلیت آباد باد	درونت بتائید حق شاد باد
کہ توفیق خیرت بو و بوزید	ہمینت پس از کردگار مجید

گلدنپور خانہ زاد کشن ریشا و نجان بے علیاے و کن

جواب سپاسنامہ

از خداوند نعمت پیر و مرشد اعلیٰ حضرت قدر قدرت فلک شوکت
 جہان پناہ ظل سبحانی حضور پر نور نبی گانعالی متعالی خلد اللہ
 مترشده ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ روز یکشنبہ

ہمارا جہش پشاور بہادر۔

جن رعایا کا اڈیس آپ کے ذریعہ سے پیش ہوا ہے میں اوسکے
 خدا و ارادہ اطہار خیر خواہی و شکرگزاری کی بہت قدر کرتا ہوں۔

اس اڈیس میں عدالتی انتظامت کا ذکر مقدم رکھا گیا ہے۔ اور
 دادرسی کے دروازے جو یہاں چاروں طرف کھلے ہوئے ہیں

اون کے نسبت رعایا کی رضا مندی ظاہر کی گئی ہے۔ مجھے
اسکے سننے سے کامل اطمینان ہوا۔ کیونکہ میری توجہ ہمیشہ شخص
کی حق رسانی کے طرف مائل رہتی ہے جیسا کہ میرا شعر ہے۔

مجھے ہو گی نہ رعایت کبھی اس موقع پر | ترک انصاف کروں یہ میری عادت نہیں

ملازم کو لازم ہے کہ بطرح سے اپنے گھر کی پاسبانی اور راستگی
کرتا ہے اوس سے زیادہ اپنے مالک کی خوشنودی اور ملک
کی بھبودی ملحوظ رکھے۔ کہ اسی وجہ سے اُسکو بھی صلاح و فلاح
حاصل ہے۔

باقی تمام اڈریس سے یہی ظاہر ہے کہ عام طور سے رعایا کو موجودہ
انتظام مملکت کی وجہ سے آسائش و آسودگی حاصل ہے۔

اس سے میرے دل پر کچھ ایسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا کہ ایک طبغبان کے

دل پر ہوتا ہے جب وہ اپنے گلشن کو بھولا بھلا پاتا ہے اور سوقت
 اوس کے زبان سے بے اختیار اُس چمن طراز عالم کا شکر نکلتا ہے
 جس نے اپنے غایت سے اسکی آبیاری اور چمن پیرائی کو نتیجہ
 بخش کیا۔ اسی طرح میں اپنے رعایا کو روش اطاعت و وفاداری پر
 مستقیم دیکھ کر اور اپنے انتظام ملک سے خوش و رضا مند پاکر اوس
 باغبان حقیقی کے جناب میں۔ (جبنے تمام جہان کو آراستہ و پیراستہ
 کیا ہے) بصدق دل اپنے محنت و کوشش کے بار آور ہونے کا
 شکریہ ادا کرتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ تم سب ہمیشہ میری نصیحت کو
 یاد رکھیں گے

بہ اطاعت بہ دیانت بہ امانت بہ روم	چاہئے پاس نمک سائے نکھر اور نکو
مالک ملک بہ حال میں بہتای بہ حاکم	خیر اندیش ہو خواہ وفاداروں کو

قصیدہ مدحیہ و شانِ عظمت قدر قدرت فلک شوکت جہاں پہ
طل سبجانی حضور پر نور بندگانِ عالی بادشاہِ دکن خلد اللہ ملکہ

<p>کر رقم بجز خدائے نبی مغیب کہ طبعیت کا مری آج ہی رنگِ دیگر پردہ چشم کا کاغذ ہوی ہی ششِ نظر رشتہ تارِ گِ جان کا بنا کو طر تا اڑالائے تعلی کے مضامین بہتر کھینچے سیفِ بانِ میان کھکھچیر نکتہ چینی تو کی ہے خوفِ سترِ باد و قطر جس کے احسان ہزاروں ہی ہیں ہر پر شہرہ احسان کا جس کے ہی جہاں شہر</p>	<p>بانِ قلم پہلے پہل آج ہو چھوڑا اور بانِ تواریذِ دہن سنا سطرِ کبرِ جمع مردمِ دیدہ سے لیکر وہ سپاہی پر نور سرخِ لعل لبِ یار کا لیکر شجرت طائرِ طبع رسا اوج پہ کر تو پرواز نصبِ میدانِ فصائین ہو تیرا جھنڈا ڈر سہی زوکی کہیں آئینِ حاسدِ خیال اسکی لکھنا ہی مجھے آج کے دنِ خوشنما میں تو کیا سارا زمانہ ہی اُسی کا علاج</p>
--	--

وہ پڑکتا ہو قصیدہ کہ نہ اس کا جواب
پیشکش کر کے یہی تحفہ احقر اپنا
گرچہ شاعر نہیں لیکن ہوں سپاہی شیک
قدوسی خاص مع نہیں اور نہ کچھ از قدیم
یہودیت طبع یہ کیونکر نہ بدلا ماز کروں
میں قصیدہ کبھی کہنے کا نہیں ہوں مائی
اثرِ فیض نے شہ کے یہ مدد دی مجھ کو
شہ کے احسانوں کا کیونکر میں ادائش کروں
وصف ذاتی شہِ الہی میں مثال و نظیر
لیکن اتنا تو ہی لازم کہ بحسب امکان

جو سنے شکے کہے صل علی چلا کر
پیشگاہِ شہِ والا میں بناؤں فر فر
فخر ہے فخر ہمیشہ ہی سے مجھ کو اسپر
فخر شاگرد بھی ہو نیک ہی طرہ اسپر
فیض شاگردے والا کا ہی مجھ پر اثر
غزل قطعہ کا کہتا ہے تو غزل اکثر
لکھ گیا شکر خدا ایک قصیدہ بہتر
کس زبان سے ہو بیان و صفاتِ برتر
طرزِ تحریر میں خلمہ کے وہ آئین کیونکر
بحرِ موجِ طبیعت سے نکالوں گوہر

نہیں کچھ محتسب و قاضی مفتی کا خط
 میر محبوب علی شاہ و کن آصف جاہ
 شاہ وہ شاہ کہ نہیں ثانی ہی اسکا کوئی
 تاج شاہی ہے سنرا و اراویکے سر کو
 عادل و بافل و دانا و جواد و سخی
 جسکی سطوت سی ہی مریخ فلک بھی لڑاں
 تے اوصاف حمیدہ پہ سلاطینِ جہاں
 حق نویہ ہی کہ جو ہوتا ہی بشر نیک خصال
 مع میں تیری تحلف نہیں کرتا میں کچھ
 اسلئے حق جو نظر آئے وہی کہتا ہوں
 کبھی خالی نہیں تدبیر ریاست سی دماغ

ساقیا جلد لگا دے مے منہ سی سنا
 مرا مدوح ہی میں آسکا ہوں ادنیٰ چاک
 سارے شاہوں نے فروں جسکی ہر شان بہتر
 سلطنت کی ہی تباہ ٹھیک اسیکے تن پر
 پیارا اللہ کا محبوب کا وہ نور نظر
 رعب سے کا پتا جسکے ہی یہ سوچ تھکر
 معترف متفق اللقطہ میں سارے ملکہ
 فضل خالق سی وہی ہوتا ہی سب بہتر
 شاعری لوگ کہیں گے اُسے سارے سُکر
 کہ قصولی نہیں اس مع میں کچھ نظر
 شاہ کو سارے مجھے اور بھلے کی ہر خبر

عدل کا حال زمانین ہر سبب روشن
 قیص بخشی کی یہ حالت ہر سلیمان بجا
 کیون نہ معدوم زمانہ میں تھے ہو بیداد
 حاکم شاہ کے کیونکر ہو برابر کو لی۔
 ہر سخی ابن سخی ابن سخی ابن سخی
 وہ شجاعت ہر شجاعت نہیں یکایکی سی
 جزا لے شہ شامان شجاعت پیشہ
 تھے اوصاف حمید میں تھیں قاصر زبان
 ہر دعا شاد کی دل سی ہی صبح و سہا
 لطف عالم پر رہی تیرا ہمیشہ افزون
 تری ہمت تھی جرات میں تھی شہا

باپ کے حق سے نہ مایوس ہو کوئی پسر
 چوٹی پر بھی جوڑ جائی تری ایک نظر
 پہ گیا خلق پہ ظلم اور ستم کے خنجر
 بزم بد خواہ پہ بھی لطف کرم کی ہر نظر
 ملتا تھا جو کلو ہے سیم و زرو لعل و گہر
 کہیں احسنت اگر دیکھیں جناب حیدر
 مر جا اہی کرم جو دو سنا کے سرور
 پہ دعا پر ہو نہ کیون ختم مرا یہ دفتر
 وہ ہے سچی حقیقت سی ہی آٹھ پہر
 اور اسی ظل خدا تجھ سے افضل داور
 تاکہ ہو جائیں عدو خوف سی سبب فزیر

ترشہ عمر ہو ہر سال گز سے مضبوط

فضل میں تیرے برابر نہ دنیا میں کوئی

تو سلامت رہ دنیا میں بصد جاہ و جلال

جبکہ بدخواہ تے اور تری ملک پہن

جو کہے قصد تری ساتھ دعا بازی کا

ہم سہی کا جسے دعویٰ ہو ذرا بھی سہی

لا بقا ہو ترے دشمن کا ہمیشہ اقبال

رنج و غم در دو عالم اسکو ہمیشہ نصیب

خضر کی عمر سے بھی عمر تری ہو بڑھکر

ہے تو منہ شاہی پہ عدالت گستر

سائے شاہو نہیں ترارتبہ ہوا علیٰ مرتبہ

حرف باطل کی طرح سائے قباہوں میں

تری تہ تیغ غضب سے وہ رہیں چاکلے

خاک و خون میں ہی ہر اس کا تپ تپا کر

رہے دنیا میں ذلیل و جہنم میں ہو گھر

غضب و قہر خدا سے وہ مے گسٹ گھٹکر

رکھے اللہ ہمیشہ تجھے راضی مجھ سے

شاد کتر کاتے قدموں پہ اٹھ رہے سر

گذرانیدہ خانہ زاد موروثی جان شاکر شاد و غنی عنہ تلمیذ حضرت آصف خاں